اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

ظہور 1382 ہجری شمسی
اگست 2003ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

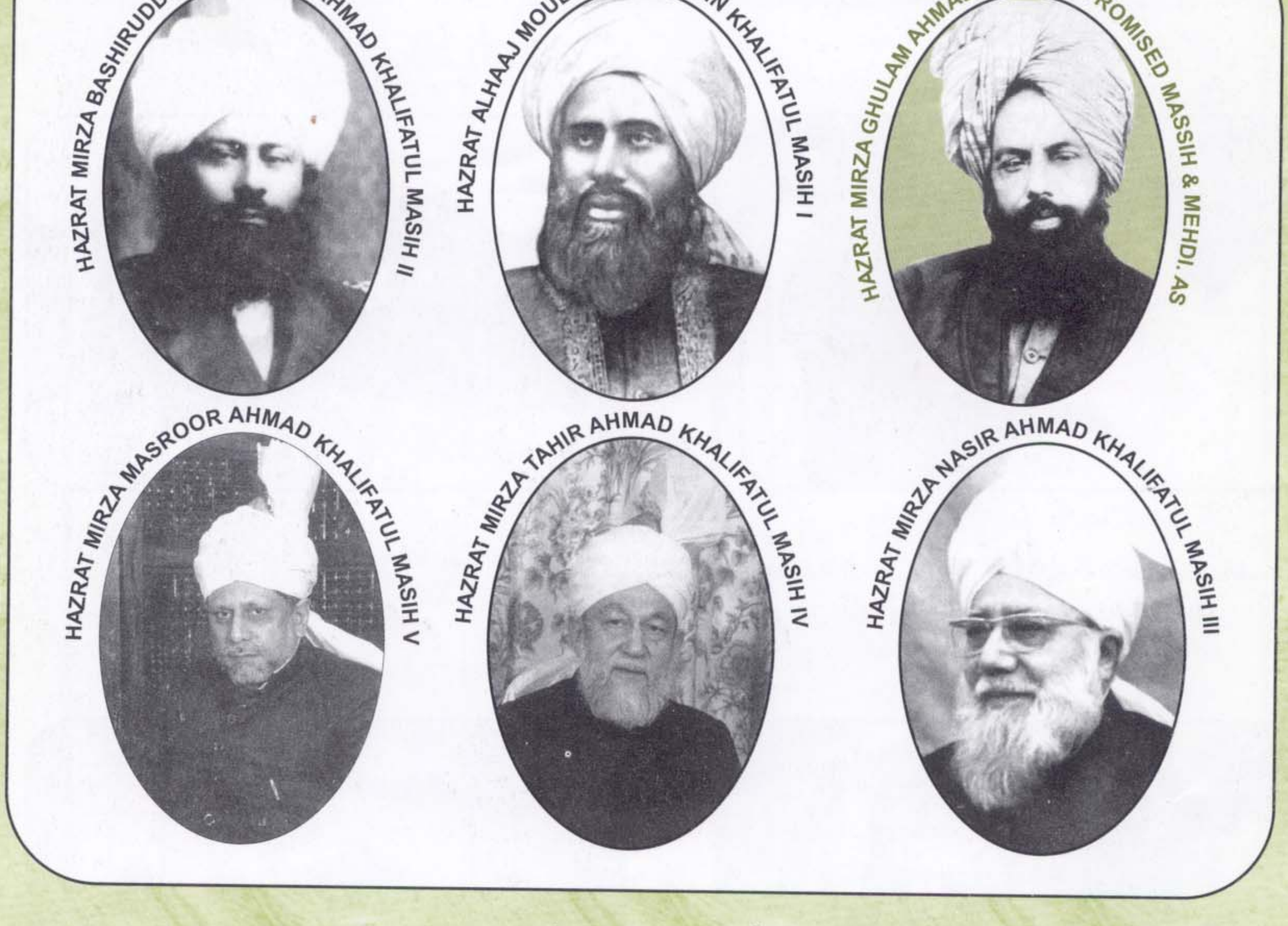

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام 1835ء تا 1908ء

خلفاءِ مسیح موعود علیہ السلام:-(۱) حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل عرصہ خلافت 1908ء تا 1914ء (۲) حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانی عرصہ خلافت 1914ء تا 1965ء (۳) حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ خلیفۃ المسیح الثالث عرصہ خلافت 1965ء تا 1982ء (۴) حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ خلیفۃ المسیح الرابع عرصہ خلافت 1982ء تا 2003ء (۵) حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ، آپ 23 اپریل 2003 کو خلیفۃ المسیح الخامس کے منصب جلیل پر فائز کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں بے حد برکت عطا فرمائے اور آپ کے عہد سعید میں اسلام احمدیت کو عظیم الشان فتوحات نصیب فرمائے۔ آمین!

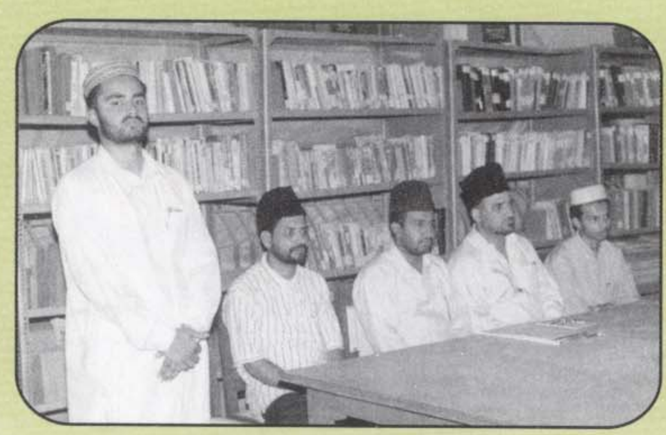

5 تا 20 جون 2003ء کو قادیان میں منعقدہ تربیتی کیمپ میں شریک نومبائعین کی حوصلہ افزائی کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک خصوصی تقریب 18 جون کو ایوان خدمت میں منعقد کی گئی۔ محترم مشعیب **احمد** صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (قائم مقام صدر) کی صدارت میں منعقدہ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مکرم مولوی نورالدین ناصر صاحب قائد علاقائی ہریانہ، دائیں سے مکرم شاہد احمد صاحب ندیم ایڈیشنل مہتمم اطفال، مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، محترم مشعیب احمد صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، خاکسار زین الدین حامد ایڈیٹر مشکوٰۃ و انچارج دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔

قادیان میں ۵ تا ۲۰ جون ۲۰۰۳ء منعقدہ تربیتی کیمپ کے دوران نومبائعین کے مختلف مقابلے بھی کروائے گئے۔ مقابلہ میں شریک فٹ بال ٹیم کی ایک گروپ فوٹو

مکرم مولوی محمد ظفر اللہ صاحب مدراسی سرکل انچارج نلگنڈا (آندھرا)، علاقہ کے M.L.A صاحب کو قرآن مجید و دیگر اسلامی لٹریچر پیش کرتے ہوئے (جون ۲۰۰۳ء)

۲۷ مئی ۲۰۰۳ء کو حیدر آباد میں منعقدہ یوم خلافت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔ سٹیج پر محترم محمد عارف قریشی صاحب تشریف فرما ہیں۔

12 جون 2003ء مسجد احمدیہ "مسرور" Buddaram کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے مکرم حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم وعلی عبدہ المسیح الموعود

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔
(المصلح الموعودؓ)

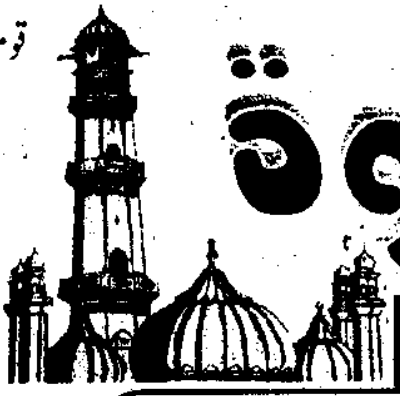

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 22 ظہور 1382 ھجری شمسی بمطابق اگست 2003ء شمارہ-8

ضیاپاشیاں

ادار یہ	2
فی رحاب تفسیر القرآن	3
کلام الامام	4
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام	5
خدمت دین کرنے والوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی محبت وشفقت	6
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دورہ ہند	10
داستانِ درویش	14
لمحوں کی ملاقات بن گئی صدیوں کا ساتھ	16
ملک ملک کی سیر۔۔ بحرین	17
اخبار قادیان و اخبار مجالس	19
تمباکو نوشی کے مضر اثرات	26
پروگرام سالانہ اجتماع 2003ء	28
جامعۃ المبشرین کی سالانہ تقریب پر ایک رپورٹ	33
وصایا 15229 تا 15245	36

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری
شاہد احمد ندیم

مینجر: حافظ مخدوم شریف، برائے دفتری امور
سیّد فیروز الدین، برائے سرکلیشن

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے
کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن، صمد احمد غوری، طاہر احمد منی، شاہد احمد ندیم
دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوٰۃ
مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

e-mail: mishkat_qadian@yahoo.com

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 120 روپے
بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ 10 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

خلافتِ خامسہ کا پہلا عالمی جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا 37 واں جلسہ سالانہ روایتی شان و شوکت کے ساتھ، نہایت پاکیزہ ماحول میں 25، 26 اور 27 جولائی 2003ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

اگرچہ یہ جلسہ، برطانیہ کا اپنا سالانہ جلسہ ہے لیکن خلیفہ وقت کی شمولیت کی وجہ سے یہ جلسہ مرکزی و عالمی جلسہ قرار دیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ خلافتِ خامسہ کے دورِ سعید میں منعقد ہونے والا پہلا عالمی جلسہ تھا اس لئے اس جلسہ کی خاص اہمیت تھی۔ اس لئے اکناف عالم میں بسنے والے عشاقِ دین محمد مصطفیٰ ﷺ، بڑی بڑی مسافتیں طے کرتے ہوئے، سفر کی صعوبات برداشت کرتے ہوئے، اموال و اوقات کی بے دریغ قربانی کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا سے ملنے اور اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے لندن پہنچے۔ (یہاں برٹش گورنمنٹ کو نہایت جذبہ ممنونیت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے جس نے نہایت فراخ دلی سے درجنوں ممالک کے احمدیوں کو جلسہ میں شرکت کے لئے ویزا ایشو کیا)

جہاں تک اعداد و شمار کا تعلق ہے اس جلسہ میں 81 ممالک کے 25 ہزار افراد شریک ہوئے جبکہ سال گذشتہ میں 78 ممالک سے 19,400 افراد شریک تھے۔ شرکاء جلسہ میں اس قدر نمایاں اضافہ دراصل احمدیوں کے دلوں میں موجزن خلافت احمدیہ کے ساتھ بے پناہ محبت اور مضبوط وابستگی کا آئینہ دار ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دراصل وحدتِ اقوام کا ایک حسین نظارہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے مختلف زبانیں بولنے والے احمدی جب خلیفہ وقت کی صورت میں آسمان سے اتری ہوئی ''حبل اللہ'' کو تھامے ہوئے عشق و محبتِ الٰہی میں مخمور توحید خالص کا نعرہ لگاتے ہوئے آج کے دنیا والوں کو جو افتراق و انتشار اور پراگندگی کے شکار ہیں یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ آؤ آؤ اگر تم نے حقیقی ''اقوام متحدہ'' کا نظارہ کرنا ہے تو اس آسمانی نظام کی قدر کرو جو خلافت کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور اس آسمانی لڑی میں منسلک ہو جاؤ جسکا ایک سرا اگر خلیفہ وقت کے ہاتھ میں ہے تو دوسرا قادر مطلق خدا کے قوی اور مضبوط ہاتھ میں ہے۔ اس سے لازماً تم توحید خالص کی لازوال نعمت سے مالا مال کئے جاؤ گے۔

توحید خالص کا یہ عظیم الشان نظارہ جو آج ہم دیکھ رہے ہیں وہ دراصل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا مظہر ہے کہ ''ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی'' چنانچہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری کردہ چشمہ عرفان سے اقوام عالم مستفید و مستفیض ہو رہی ہیں۔ خلیفہ وقت کی آواز بیک وقت اکناف عالم میں گونج رہی ہے۔ ساری دنیا کے احمدی اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے امام کے روح پرور کلمات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کیا آج دنیا کے پردہ پر اس کی نظیر موجود ہے؟ جن لوگوں کو براہ راست ان تجارب میں سے گذرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ بہت ہی خوش نصیب ہیں۔ آج حقیقی معنوں میں UNO کا قیام جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ ایسی UNO جو تعصب، فرقہ واریت سے پاک ہو اور عدل و انصاف کا مرکز وحید ہو۔ کسی ظالم کو یہ ہمت نہ پڑے کہ وہ مظلوموں اور کمزوروں پر ہاتھ اٹھائے۔ آج دنیا میں درجنوں حکومتیں اور اقوام ایسی موجود ہیں کہ بعض طاقتور حکومتوں اور ممالک کے دباؤ میں آزاد ہونے کے باوجود محکوم چلی آرہی ہیں۔ Might is right جسکی لاٹھی اس کی بھینس والے جنگلی قانون نافذ ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ UNO کے عملی کردار سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اقوام عالم کو انصاف دلانے کیلئے قائم یہ تنظیم آج بعض طاقتور ممالک کی مرہون منت ہے۔ لیکن احمدیت کے ذریعہ جو UNO قائم کی جائیگی جس کی ایک جھلک ہمیں جلسہ سالانہ میں نظر آتی ہے۔ وہ ان تمام عیوب سے منزہ ہوگی۔ عدل و انصاف کا پھر دور دورہ ہوگا۔ کوئی بھی ملک طاقت کے نشہ میں کمزور ممالک کے ساتھ غاصبانہ سلوک نہ کر سکے گا۔ پس ایسے درخشندہ مستقبل کی طرف احمدیت کا قافلہ رواں دواں ہے۔ اور احمدیت کے ذریعہ بپا کئے جانے والا یونیورسل انقلاب کے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی ہے۔

جہاں تک انتظامات کا تعلق ہے گذشتہ سالوں کے مقابل پر تمام شعبوں میں مزید بہتری آئی ہے۔ ایک شعبہ ترجمانی کو ہی لے لیجئے 12 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا جو بے مثل و مانند ہے جبکہ ''اقوام متحدہ'' میں صرف 6 زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس ایک شعبہ سے ہی

فی رحاب تفسیر القرآن

قسط نمبر 22

اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰیO اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰیO ﴿العلق﴾

پھر (یہ بھی) بتا کہ اگر یہ روکنے والا جھٹلاتا ہے اور (سچائی سے) منہ پھیر لیتا ہے تو کیا وہ (یہ) نہیں جانتا کہ اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

تفسیر:- جس طرح اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰٓی اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی میں گو، روئے سخن کفار کی طرف تھا مگر مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا گیا تھا۔ اسی طرح اسجگہ گو خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر مراد کفار پر اتمام حجت کرنا ہے۔ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو بتاؤ جس طرح کفار کو ہماری عبادت کرنے والے بندے کے متعلق یہ احتمال تھا کہ وہ غلط عبادت نہ کر رہا ہو کیونکہ وہ اپنی قوم اور اپنے رشتہ داروں کے خلاف بتوں کی پرستش ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے سر بسجود ہو رہا ہے اسی طرح یہ بھی تو احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ عبادت سے روکنے والا شخص ہی سچائی کو جھٹلانے والا اور ہدایت سے مُنہ موڑنے والا ہو اور جس کو عبادت سے روکا جاتا ہو وہ ہدایت پر ہو اور یہ اُس کی تکذیب کر رہا ہو۔ وہ امر بالتقویٰ کر رہا ہو اور یہ تولی اختیار کر رہا ہو۔ وہ کہہ رہا ہو کہ سچائی اختیار کرو نیکی اور تقدس کا جامہ پہنو اور یہ اُس سے پیٹھ پھیر رہا ہو۔ جب یہ بھی احتمال ہے تو اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کیا اس قسم کے افعال کرنے والے کو یہ خیال نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ میرے اعمال کے مطابق نتیجہ نکالنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں نہایت لطیف بات کہی ہے۔ فرماتا ہے وہ ہمارے بندے کو عبادت سے روکتا ہے اور پھر کہتا ہے کیوں نہ روکوں یہ میرا دوست تھا، مرا ہموطن تھا اور میرا حق تھا میں اُسے غلط راستہ پر چلنے سے روکوں حالانکہ ہو سکتا تھا کہ وہ خود غلطی کر رہا ہو۔ اگر احتمال اور شبہ پر قائم ہوتے ہوئے اُسے یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ہمارے بندے کو روک دے تو کیا اسے یہ خیال نہیں آتا کہ آسمان پر ایک خدا اس نظارہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر میں اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ میں دوسرے کو روک رہا ہوں تو زمین و آسمان کا طاقتور بادشاہ جو میرے اس ظلم کو دیکھ رہا ہے وہ بھی طاقت رکھتا ہے کہ مجھے اس ظلم کی سزا دے۔ اگر ابو جہل اور اُس کے ساتھیوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت میں دخل دیں اور کہیں ہم نے اس لئے دخل دیا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں یہ غلطی کر رہا ہے تو اگر اس کے مقابلہ میں تم غلطی کر رہے ہو تو یقیناً اس اصول کے مطابق خدا تعالیٰ کو بھی حق حاصل ہوگا کہ وہ تمہیں پکڑے۔ آج تم ہمارے بندے کو عبادت سے روک رہے ہو اور کہتے ہو کہ ہم سمجھتے ہیں یہ غلطی کر رہا ہے اگر تم ایک فرض قیاس سے کام لینے کے بعد ہمارے بندے کو روکنے کا حق رکھتے ہو تو پھر یاد رکھو اگر تمہاری تکذیب اور تولی پر اللہ تعالیٰ نے بھی تم کو پکڑ لیا تو شکوہ نہ کرنا۔ اگر تمہیں جہالت اور قیاس سے دوسرے کے معاملات میں دخل دینے کا حق حاصل ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو علم اور حقیقت حال سے واقف ہونے کے نتیجہ میں تمہارے معاملات میں دخل دینے کا بدرجہ اولیٰ حق حاصل ہے۔ پھر یہ شکوہ نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عذاب میں مبتلا کر دیا۔ پس اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی میں کفار کے انجام کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک دن یہ لوگ خدائی گرفت میں آنے والے ہیں۔ (جاری)

(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ: ۲۸۵)

کلام امام

''ابتلاؤں سے نہ ڈریں کیوں کہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے''

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں:-

وعن ابی سعید وابی هریرة رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال "مایصیب المسلم من نصب ولا وَصَب ولا همّ ولاَحَزَنٍ ولا اُذًی ولا غمّ حتی الشوکَةِ یشاکها الّا کَفّرَ الله بها من خطایاهُ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان کو جو تھکاوٹ، بیماری، غم، دکھ، یا تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا جو اُسے چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسکے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

عن انس رضی الله عنه: قال رسول الله ﷺ "انّ عِظَمَ الجزاء مع عِظَم البلاء، ان الله تعالیٰ اذا اَحبّ قومًا ابتلاهم، فمن رضی فله الرضی، ومن سخط فله السخط" (الترمذی)

یقیناً جسقدر عظیم ابتلاء ہو اُسی قدر عظیم ثواب بھی انسان کو حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اُنہیں آزمائشوں میں مبتلاء کردیتا ہے تو جو اس آزمائش پر راضی رہے اس کو خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اس ابتلاء پر ناراض ہو کر خدا سے روگردانی کرے اسکو خداوندکریم کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح اقدس موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ضرور ہے کہ انواع رنج ومصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خُدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیوں کہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہوں۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خُدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ (کشتی نوح، صفحہ: ۳۱-۳۲)

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیوں کہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔'' (الوصیت صفحہ: ۱۱، ۱۲)

''ہر خادم کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی قوت اور صلاحیت اور استعداد کے مطابق خدا کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے''

(۱۸، ۱۹ اور ۲۰ جولائی ۲۰۰۳ء کو ناصر آباد میں منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کے صوبائی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جو بصیرت افروز پیغام مرحمت فرمایا ہے اس کا مکمل متن افادہ عام کے لئے پیش ہے۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے خدام الاحمدیہ کشمیر انڈیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر اپنا سالانہ اجتماع 18 تا 20 جولائی 2003ء منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو برکت کا باعث بنائے۔ اور آپ سب برکتوں اور خدا کے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔

اس موقع پر میرا یہ پیغام ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا بنیادی حق عبودیت ہے یعنی انسان خدا تعالیٰ میں ہو کر ایک نئی زندگی پائے یعنی وہ کامل بندہ بنے۔ اس لیے ہر خادم کو چاہیے کہ وہ اپنی قوت اور صلاحیت اور استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے۔ ہر قسم کی قوت، قدرت اور طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اس لیے اُس کے حضور جھکیں اور اُس سے عاجزانہ دعائیں کریں کہ وہ اپنی قوت کا سہارا آپ کو دے اور اپنی طاقت کے جلوے آپ کو دکھائے اور پھر آپ کو اپنی صفات کا مظہر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ خدا حافظ وناصر

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کس قدر تیزی کے ساتھ اپنے قیام کے مقاصد کے حصول کے لئے آگے بڑھ رہی ہے۔

یہاں ایک بات قارئین کے ازدیاد ایمان کے لئے درج ہے کہ جماعت احمدیہ میں جس قدر بھی انتظامات نظر آتے ہیں وہ سب کے سب تخم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ''میں ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں.... سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا....'' پس جلسہ سالانہ کا نظام بھی دراصل ایک تخم ہے جس نے بڑھتے بڑھتے سارا عالم پر محیط ہو جانا ہے۔ بالآخر ''البیت العتیق'' کی تولیت اور حج کا نظام جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں آئیگا۔ ان شاء اللہ۔ پھر وحدت انسانی کا عجیب نظارہ دنیا دیکھیگی، زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا ظہور ہوگا۔ پس جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ایک عظیم الشان آفاقی نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ یہ وحدت ملی کی علامت ہے اور توحید الٰہی کا مظہر بھی۔

خدمت دین کرنے والوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی محبت وشفقت

☆☆☆......﴿پروفیسر میاں محمد افضل صاحب﴾......☆☆☆

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے ساتھ کس قدر شفقت ومحبت کا سلوک فرماتے تھے اس سے ہر فرد جماعت شناسا ہے۔ خاص طور پر وہ احباب جو جماعتی خدمت کی توفیق پاتے تھے ان کے کام کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی بھی فرماتے تھے۔ ذیل میں آپ کی شفقت کی چند جھلکیاں پیش ہیں جو آپ نے ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب مرحوم کو خطوط کی صورت میں لکھیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف شدید بیماری کے دوران حضور انور کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کا انگریزی ترجمہ کر رہے تھے اور کینسر کے مریض تھے۔ اس کیفیت میں امام کا اپنے ایک غلام کے ساتھ کیسا سلوک اور اظہار محبت اور حوصلہ افزائی کا انداز ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب ''خطوط امام بنام غلام'' مؤلفہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ سے چند روح پرور جھلکیاں پیش ہیں

ایک خط میں لکھتے ہیں اسلام کو آج قلمی جہاد کرنے والوں کی شدید ضرورت ہے...... پس مستشرقین کے تتبع کے لئے جن مصابیح کی آسمان احمدیہ کو ضرورت ہے اور جن شہب کی تلاش ہے انہیں میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ جن کی مری نظروں کو جستجو تھی اور انتظار ہے۔

ادب سے مزید لگاؤ اس بات سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ خط شروع ہوتا ہے حسرت موہانی کے شعر سے:

اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی
ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی

پھر داد دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں ''حسرت سے دیکھتا رہا کہ بیماری اور ایسی اذیت ناک بیماری کی حالت میں بھی تحریر کی روانی اور سلاست کا یہ عالم ہے کہ صحت کے عالم میں یہ تحریر کیا کیا جولانیاں نہ دکھاتی ہوگی'' ڈاکٹر صاحب کی تحریر قابلِ تعریف سہی لیکن تعریف کرنے والے کی تحریر کی روانی اور سلاست بھی قابلِ داد ہے۔

محبت حضور کے ہر خط سے ٹپک رہی ہے۔ ہر خط شروع ہی ہوتا ہے ''پیارے برادرم مکرم'' سے۔ اب ملاحظہ کیجئے آقا کی اپنے پیروکار کے لئے دلی تڑپ اور اس کے زیر اثر کی گئی سوز و گداز سے دعا لکھتے ہیں۔ ''آپ کے لئے نہایت عاجزانہ فقیرانہ دعاؤں کی توفیق ملی اور ایک وقت ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا میں رحمت باری سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت دعا کا نشان تھا اور مضطربانہ انداز میں کی گئی دعا شرف قبولیت پا گئی کیونکہ سید برکات احمد صاحب جنہیں ڈاکٹروں نے کینسر کا مریض کا قرار دے کر ۴ تا ۶ ہفتہ کا مہمان قرار دیا تھا۔ وہ اس دعا کے بعد چار سال تک جماعت کی خدمت اپنی خوبصورت تحریروں سے کرتے رہے۔

داد دینے میں آقا نہ صرف فراخ دلی سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ داد ہی داد میں اپنی تحریر میں ایسے موتی بھی پرو دیتے ہیں کہ داد کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے اور اس کا اثر دو چند ایک خط میں تحریر کرتے ہیں ''جتنی مجھے آپ کی بیماری کی فکر ہے اور جس طرح روزانہ عاجزانہ دعا کرتا ہوں اگر اس باقاعدگی سے عیادت کے خط لکھنے کی توفیق پاتا تو خطوں کا ایک انبار آپ کے پاس لگ جاتا۔ آپ کے خطوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت کی خاموش، پر وقار سطح کے نیچے علم و ادب، شعریت اور نغمگی اور لطافتوں کا ایک بحر ذخار موجزن ہے جس میں موتی اور مونگے اور انواع واقسام کے معدنیاتی خزائن سطحی نظروں سے اوجھل پڑے ہیں۔ ہے تو یہ میٹھے پانی کا سمندر لیکن سیل حوادث نے اس میں کچھ تلخی کی آمیزش کر دی ہے۔'' (124) کتنی خوبصورت شعر ہے جس سے ادیبانہ رنگ مزید نظر آتا ہے حضور لکھتے ہیں ''جو شعر میرے ذہن میں آیا وہ یہ ہے۔

چشم حزیں کے پار ادھر، درد نہاں کی جھیل پر
کھلتے ہیں کیوں کے خبر حسرتوں کے کنول پڑے

حضور ایک اچھے ادیب کی حوصلہ افزائی بھی اور تعریف بھی بڑے بھرپور اور ادبیانہ انداز میں کرتے ہیں برکات احمد صاحب کو لکھتے ہیں آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں پر آپ کو قدرت نصیب ہوئی ہے اور آپ کا قلم یکسان دونوں زبانوں میں فصاحت و بلاغت کے گل کھلاتا ہے اور رنگ و بو بکھرتا ہے۔(129)

ایک اور خط کا ادبیانہ انداز ملاحظہ کیجئے لکھتے ہیں آپ کی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے جو ذوق سلیم بخشا ہے وہ الفاظ کے پھولوں کو رنگ و بو عطا کرتا ہے اور زندگی کا افسوں پھونکتا ہے(131)

شاباش کا ایک اور خوبصورت انداز دیکھیں۔تحریر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم اور عقل کی خلعت پہنائی اور حسنِ کلام اور حسنِ تحریر سے نوازا ہے۔جس پر یہ انکسار اور یہ عاجزی ماشاءاللہ چشم بددور حسن پر حسن کی طبع کاریاں۔

کتنا مہربان ،کتنا ہمدرد،کتنا رقیق القلب،کتنا محبت کرنے والا آقا،اس کی ایک جھلک اس خط میں ملاحظہ کیجئے'' آپ کا بہت دردناک خط ملا جس نے آپ کے جسم کے درد کو میرے دل میں منتقل کردیا۔بڑی بے بسی کے عالم میں مضطرانہ دعا کی اب تو انسانی بساط سے معاملہ نکل کے اعجاز الٰہی کی بادشاہت میں داخل ہو چکا ہے۔اللہ آپ کی طرف سے میری آنکھیں ٹھنڈی اور دل شاد فرمائے اور صحت و عافیت والی طمانیت اور تسکین قلب سے متمتع کارآمد زندگی عطا فرمائے''۔اسی تڑپ اور دلی کیفیت کو دوسرے خط میں یوں بیان کرتے ہیں:'' مجھے آپ کی مرض کی شدت کا احساس ہے۔سوچ کے تکلیف محسوس ہونے لگتی ہیں اور دل رقت سے بھر جاتا ہے۔آنکھیں غمناک ہونے لگتی ہیں'' اسی اپنائیت اور فکر کا اظہار تیسرے خط میں یوں کرتے ہیں۔''میں آپ کی صحت کے بارہ میں بڑا فکرمند ہوں اور دل سے اپنے اللہ کے حضور آپ کی زندگی مانگ رہا ہوں۔تہجد میں بلا ناغہ آپ کے لئے دعا کرتا ہوں'' شاید کوئی قریبی عزیز بھی اپنے اللہ کے حضور اس سوز اور درد سے دعا نہ کرتا ہو جتنا کہ یہ مہربان آقا کر رہا ہے۔کتنی محبت،کتنی اپنائیت،کتنا دلی درد نہاں ہے ان کلمات میں جو آپ کی قلبی کیفیت کی عکاسی کررہے ہیں۔

مزید ملاحظہ کیجئے اس شفیق آقا کی اپنائیت کے اظہار کو۔لکھتے ہیں۔'' آپ کی صحت کے بارہ میں بہت پریشانی ہے اور آپ کی تکلیف کے پردرد احساس میں مبتلا ہوں۔بار بار عجز کے ساتھ، بصد منت دعا کی ہے۔مگر اب تو دل چاہتا ہے کہ وہ درویشی کی ترنگ نصیب ہو کہ میں خدا پر قسم کھا جاؤں کہ وہ آپ کو ضرور اچھا کردے گا۔

اپنے پیارے مرید کے لئے کتنے بے چین، کتنے بے قرار اور کس حد تک جانے کے لئے تیار۔کتنی محبت کرنے والا آقا۔اور جسے ایسا آقا نصیب ہو یقیناً اس کے نصیب جاگ اٹھے۔

آقا کا تعریف کرنے کا ایک اور انداز دیکھئے لکھتے ہیں جہاں تک فصاحت و بلاغت اور فکر و نظر کی بلند پروازی ہے آپ کے خط سے ثابت ہوا کہ کینسر کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ انہیں اپنی دراز دستیوں کا نشانہ بنا سکے'' داد بھی، ہمت افزائی بھی اور خوبصورت انداز بیان بھی۔

تعریف کا ایک اور پیارا انداز اور ادب کا ایک شہ پارہ ملاحظہ ہو۔تحریر فرماتے ہیں''ایک لمبی تکلیف دہ، پرعذاب بیماری نے آپ کے دل کے چمن کے بہت سے پھول کملا دیئے۔لیکن فصاحت و بلاغت اور ادب و لطافت کی شاخ نہال ہری بھری رہی۔آپ کا قلم اب بھی موج خرام ناز کی طرح چلتے ہوئے گل کترتا ہے۔اللہ آپ کے علم کو اور بھی جلا بخشے اور قلبی صلاحیتوں کو پہلے سے بڑھ کر جلوہ آرائی کی توفیق بخشے۔(153)

اپنے عقیدتمندوں سے اس مشفق آقا کا تعلق ملاحظہ کیجئے کہ افریقہ کے دورے کی مصروفیات کے باوجود اپنے تکلیف میں مبتلا مرید کو نہیں بھولے۔فرماتے ہیں۔'' آپ کے کئی چند حرفی خط ملے جن کے کوزوں میں درد کے دریا بند ہیں۔یہ گمان نہ کریں کہ مجھے

آپ کی تکلیف کا احساس نہیں یا دعا سے غافل ہوں۔ افریقہ کے دورہ میں شدید مصروفیت کے ایام میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔ بلکہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ غالب ہم دونوں کے درمیان اس طرح بھی سانجھا ہے کہ اس کے ایک شعر کا پہلا مصرعہ کسی حد تک آپ پر اور دوسرا مجھ پر صادق آتا ہے۔ آپ ''رہین ستم'' ہیں تو میں آپ کے خیال سے غافل نہیں'' (155) ایک دلاسہ اور وہ بھی ادیبانہ انداز میں۔

اس قادر الکلام آقا کا ایک اور انداز تحریر ملاحظہ کیجئے۔ دوسرے کی تعریف بھی مقصود ہے اور ان کے کام کو سراہنا بھی۔ مگر تعریف کرنے والے کا انداز تحریر بھی دیکھیے۔ کتنا خوبصورت، کتنا شگفتہ کتنا ادیبانہ بلکہ شاعرانہ۔ آپ لکھتے ہیں۔'' آپ کا خط پڑھتے پڑھتے دل شوریدۂ غالب طلسم پیچ و تاب کے بارہ میں کچھ اندازہ ہوا۔ کہ غالب کے دل پر کیا گزری ہوگی۔ اگر کسی اور دل پر وہ گزرتی تو شاید وہ کیفیت پردۂ راز میں ہی رہتی مگر غالب نے پردۂ راز کو پردہ ساز میں بدل دیا۔

پہلے تو احساس ندامت بہت ہوا کہ میں نے کیوں نادانستہ آپ کا دل دکھایا پھر خط کے بے پناہ حسن نے توجہ کو جذب کر لیا۔ یہ خط کیا ہے طلسمات کا ایک مرقع، ایک فسانۂ عجائب، ایک فنکار کا سراپا لئے ہوئے۔ ایک آئینہ بھی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کبھی کسی اور خط میں بھی آپ کی شخصیت اس آن بان کے ساتھ کاغذی پیرہن میں ملبوس ہوئی ہو کہ یوں لگے جیسے پیکر تصویر خود فریادی بن کر چلا آیا ہے۔

آپ کا ہر خط فصیح و بلیغ اور بہت مہذب ہوتا ہے زبان کی شستگی اور طرز تحریر کی شائستگی ایک ایسے اعلیٰ پائے کے ادیب کی غماز ہوتی ہیں جس نے اپنی خداداد فکری و قلبی صلاحیتوں کو برسوں مانجھا اور صیقل کیا ہو اور بڑی قدر دانی کے ساتھ سر آنکھوں پر بٹھائے۔ سینے سے لگائے لگائے پھرا ہو۔ لیکن آپ کا یہ خط تو گزشتہ خطوں پر بازی لے گیا ہے۔ آپ لفظوں ہی کے نہیں معانی کے بھی ''مداری'' نکلے اور مشہودات پر ہی نہیں، محسوسات پر بھی میں نے آپ کے قلم کا جادو چلتے دیکھا پہلے بھی آپ کے سب خط سنبھال رکھے تھے۔ اسے تو ان کے بیچ میں سجا کر رکھوں گا۔ کتنی قدر دانی! کتنا پیار! کیا خوبصورت تعریف جس میں ادب کی چاشنی بھی، اپنائیت بھی اور محبت بھی۔ ایک ہمدرد شفیق مہربان، غمگسار آقا کی تحریریں جو جاں بخش بھی ہیں اور دلنواز بھی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 12 رمئی 2003ء)

Love For All Hatred For None

M C Mohammad
Prop. (Kadiyathoor)

Subaida Timber

Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants

Chandakkadave, P/O. Peroke
Kerala-673631
Phone: 0495- 2403119 (O)
2402770 (R)

مرکز احمدیت قادیان میں
ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

مجلس انصار اللہ بھارت	9,8 اکتوبر 03ء
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	13,12,11 اکتوبر 03ء
لجنہ اماء اللہ بھارت	13,12,11 اکتوبر 03ء

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

پیش کرتے ہیں۔ آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب اور ربر شیٹ
ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

NIR

Soniky

NEW-INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34A, DEBENDRA CH.DEY ROAD KOLKATA-700015 (INDIA)
Phone:(Off.): 2329-0611/2288/0463/1287; 2328-3553/3560
(Res): 2240/2012 E-mail: newindia@cal2.vsnl.net.in
Fax: 033-23298954

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا

دورۂ ہند

اور اس کے خوشکن نتائج

محمد یوسف انور - استاد جامعہ احمدیہ قادیان

مدیر صاحب مشکوٰۃ نے اس عاجز کو "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورۂ ہند" پر ایک مضمون تحریر کرنے کیلئے کہا ہے گو اس موضوع پر اُس وقت اخبار بدر اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں رپورٹیں تفصیل سے شائع ہو چکی ہیں لیکن اس وقت ہمارے پیارے آقا رحمہ اللہ ہم میں موجود نہیں اور جماعت احمدیہ ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس موقعہ پر ان یادوں کو تازہ کرنا مقصود ہے۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاریخ ساز سفر ہندوستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قادیان ہندوستان تشریف لانے کی مدت سے شدید خواہش تھی جس کا آپ نے 1989ء میں اور پھر 1990ء میں بطور خاص ذکر فرمایا تھا اور اسکی تکمیل کے لئے احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک بھی فرمائی تھی اور احباب جماعت نے دعائیں شروع کیں تو خدا نے حالات بھی سازگار بنائے۔

خدا تعالیٰ نے حضورؒ کی اس خواہش کو پورا کیا

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایسے اسباب پیدا کئے کہ جب جماعت احمدیہ اپنا صد سالہ جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی تھی اُسی سال ہمارے آقا نے مع اپنی حرم محترمہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور اپنے افراد خاندان کے ہمراہ 16 دسمبر 1991ء کو ہندوستان اور دہلی اور قادیان میں مجموعی طور پر ایک ماہ قیام فرمانے کے بعد 16 جنوری 1992ء کو واپس انگلستان تشریف لے گئے۔ اس سفر میں قریباً 147 افراد کو حضورؒ کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور یہ سفر اس لئے بھی تاریخی کہ تقسیم ملک کے بعد خلیفۂ وقت کا یہ پہلا ہندوستانی دورہ تھا جو 44 سال کی طویل مدت کے بعد ہوا۔

بابرکت سفر کی تیاری

ایک طرف احباب جماعت اس بابرکت سفر کے لئے دعاؤں میں مصروف تھے تو دوسری طرف خود حضور اقدسؒ دعا کے ساتھ ساتھ متعلقہ عملہ اور احباب جماعت کو اپنی ہدایات اور زریں نصائح سے مطلع فرماتے رہے۔

حضور اقدسؒ کی ہدایت کے مطابق انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے 15 دسمبر سے قبل قافلہ کے چند ممبران قادیان روانہ ہوئے جن میں میجر محمود احمد صاحب چیف سکیورٹی آفیسر اور آفتاب احمد خان صاحب مرحوم امیر یو کے اور چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ شامل تھے چند دیگر افراد بھی ساتھ تھے جنہوں نے اس سفر کو کامیاب بنانے کے لئے خدمات بجالائیں۔

ادھر جماعت احمدیہ بھارت کے مرکزی نمائندے بھی حضور کے اس بابرکت دورہ کی تیاری میں مصروف تھے۔

اس الٰہی سفر کیلئے خدا کی تائید و نصرت

یوں تو خدا کے خلیفہ کا کسی بھی ملک میں دورہ کرنا بڑی اہمیت اور بہت سی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ لیکن خلیفۂ وقت کا یہ دورہ دیگر ممالک کے دوروں سے بالکل مختلف، منفرد اور ممتاز تھا۔

کیونکہ ہندوستان میں ہی قادیان دارالامان وہ مرکزی مقام ہے جس جگہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور جوان کا تخت گاہ ہے اور یہیں سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوا اور یہیں پر ان کا مزار مبارک ہے اور کچھ شعائر اللہ ہیں۔

پس خدا نے تمام روکیں دور فرمائیں اور ایسے حالات پیدا کئے کہ ہمارے پیارے آقا حضورؒ آخر کار مع دیگر افراد برٹش ائیرویز کے طیارہ سے 16 دسمبر کو دن کے 11 بجے دہلی ائر پورٹ پر اُترے جہاں صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، مکرم سید فضل احمد صاحب آئی جی مرحوم اور دیگر احباب جماعت نے حضورؒ کا استقبال کیا۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جب ائر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو حضور کے ایک دوست سردار ہمت سنگھ صاحب آف جرمنی کے بھائی ہردیال سنگھ صاحب نے حضور پر گلاب اور دوسرے پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے حضور کو دہلی میں خوش آمدید کہا اور اپنی کار ہونڈا اکارڈ 1319 مع ڈرائیور حضور کی خدمت میں پیش کی وہاں پر قادیان اور ربوہ کے افراد نے حضور کا استقبال کیا۔ ائر پورٹ سے حضور مذکورہ کار ہی میں دہلی کی احمدیہ مسجد تشریف لائے مسجد کی پوری عمارت کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔

دہلی کی احمدیہ مسجد میں 5 صوبوں کے امراء اور دہلی کے مقامی جماعت کے علاوہ بھارت کی اور بہت سی جماعتوں کے پچاس سے زائد افراد جن کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل تھی اور جو مختلف انتظامات میں ہاتھ بٹانے اور خدمت خلق کی ڈیوٹیوں کی غرض سے آئے تھے نے پرتپاک اور والہانہ انداز میں اسلام، احمدیت، حضرت محمد مصطفیٰؐ مرزا غلام احمد قادیانی کی جے، بعض دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا پُر جوش استقبال کیا۔ دہلی میں حضورؒ نے خود ہی نمازیں پڑھائیں اور باہر سے آنے والے افراد کو ملاقات کا شرف بخشا۔ حضورؒ اور خصوصی عملہ مشن میں مقیم رہے جبکہ دیگر دوستوں کے لئے باہر ہوٹل میں قیام کا انتظام تھا مہمانوں کے طعام کا انتظام مسجد کے قریب ہی کیا گیا تھا۔ حضورؒ نے مہمانوں کے قیام و طعام کے بارہ میں منتظمین سے دریافت فرمایا نیز کچھ ہدایات بھی دیتے رہے۔

دہلی کے تاریخی مقامات

مورخہ 17 دسمبر کو حضورؒ نے صبح کی نماز پڑھائی سردار ہردیال سنگھ صاحب نے اپنی طرف سے اراکین قافلہ کے لئے گھر سے ناشتہ بھجوایا ساڑھے سات بجے حضور نے اجتماعی دُعا کرائی پھر کچھ تاریخی مقامات دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے آپ کے ساتھ اہل خانہ کے علاوہ دیگر رفقاء بھی تھے۔ اس روز سکندرہ، فتح پور سیکری اور آگرہ گئے۔ حضور نے حضرت سلیم الدینؒ اور اکبر بادشاہ کے مزار پر دُعا کی۔ رات کو واپس دہلی تشریف لائے۔

18 دسمبر کو حضورؒ مع اراکین غیاث الدین تغلق اور محمد بن تغلق کے قدیم قلعہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے کہتے ہیں کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا قلعہ ہے جو چھ کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ غیاث الدین تغلق نے 1324ء میں چار سال کے عرصہ میں تیار کرایا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس کی سیر کی تھی۔ سیر روحانی کتاب میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ پھر حضور نے قطب مینار کی سیر کی حضور نے مختلف جگہوں پر اپنے کیمرہ سے تصاویر بھی لیں۔ اس کے بعد حضور حضرت خواجہ قطب الدین بختیارؒ کے مزار پر تشریف لے گئے یہاں حضورؒ کافی پیدل چلے اور کافی لمبی دُعا کی۔ راستے میں بہت سے فقیروں کو پرائیوٹ سیکرٹری کے ذریعہ رقم بھی دیتے رہے۔

دہلی سے امرتسر کو روانگی

حضور رحمہُ اللہ اور دیگر اراکین نے بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر کے لئے روانہ ہونا تھا کہ 19 دسمبر کو شدید دُھند کی وجہ سے تمام فلائٹس کینسل ہو گئیں۔ چنانچہ بذریعہ ٹرین روانگی کا پروگرام طے پایا اس غرض سے ایک خصوصی بوگی شان پنجاب ایکسپریس میں جو 90 سیٹوں پر مشتمل تھی لگوائی گئی حضور کے ساتھ اراکین کے علاوہ 5 سرکاری پولیس کانسٹیبلز بھی اس قافلہ ہمراہ تھے۔ اس موقعہ پر حضور کی جاذب نظر شخصیت سے متاثر ہو کر ایک سکھ دوست حضور کی خدمت میں آگے بڑھ کر حاضر ہوا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے پوچھنے لگا کہ امن کب آئے گا؟ حضور نے فرمایا میری بھی یہی خواہش ہے کہ امن قائم ہو اور میں اس کے لئے دُعا کرتا ہوں پھر اجتماعی دُعا کے بعد پونے سات بجے گاڑی روانہ ہوئی احباب نے اس موقع پر بھی فلک شگاف نعرے بلند کئے یہ منظر بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس سفر میں حضورؒ کے ساتھ بہت سے دیگر ممالک کے نمائندگان جو جلسہ میں شرکت کی غرض سے آئے تھے شامل تھے۔ جوں ہی یہ گاڑی دن کے دو بجے امرتسر اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں پر صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب اور احمدی احباب کے علاوہ ڈی سی صاحب اور ایس پی صاحب امرتسر حضور کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے موجود تھے یہ دونوں حضور کے ساتھ قادیان کی گاڑی تک ساتھ آئے پھر اجازت لے کر چلے گئے۔

ٹرین کو دوبارہ جاری کرنے کی ہدایت اور ایک تاریخی اتفاقی پہلو

یاد رہے حضورؒ جس سال ہندوستان تشریف لائے اس وقت قریباً ڈیڑھ سال سے یہ ٹرین بند پڑی تھی لیکن عجیب اتفاق ہے کہ حکام نے خاص طور پر اس تاریخی جلسہ کے پیش نظر اس ٹرین کو دوبارہ چالو کرنے کی اجازت دے دی یہ تاریخی اتفاقی پہلو جو احباب جماعت کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا کہ حضورؒ کی پیدائش کے اگلے روز یعنی 19 دسمبر 1928ء کو پہلی بار ٹرین قادیان آئی تھی اور آج یہ ٹرین جس پر حضورؒ کو قادیان تک سفر کرنا تھا کافی عرصہ کے تعطل کے بعد پہلی بار 19 دسمبر کو ہی قادیان جا رہی تھی۔ جب یہ گاڑی بٹالہ پہنچی تو وہاں ایڈیشنل ڈی سی صاحب اور S.D.M صاحب بٹالہ نے حضور کا استقبال کیا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بالآخر یہ گاڑی قادیان کی مقدس بستی کے قریب پہنچی تو حضورؒ کی خواہش کے مطابق اس جگہ روک دی گئی جس مقام سے منارۃ المسیح دکھائی دیتا ہے۔ حضور گاڑی کے دروازہ میں تشریف لائے اور فضاء میں نعرہ ہائے تکبیر گونج اُٹھی حضور نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اسکے ساتھ دیگر افراد نے بھی دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر گاڑی چل پڑی اور شرکاء سفر نے جوش سے فضا میں نعرے لگانے شروع کئے اس پر حضورؒ نے قادیان دارالامان اور درویشان قادیان کے نعرے لگانے کی ہدایت فرمائی۔

شام سات بجے ٹرین قادیان کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی

قریباً شام 7 بجے یہ ٹرین قادیان کے اسٹیشن پر پہنچی اور اس طرح حضورؒ نے 44 سال کے طویل انتظار کے بعد قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین

پر اپنے مبارک قدم رکھے۔ جوں ہی حضور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ربوہ سے آئے ہوئے مہمانان کرام اور قادیان کے افراد نے حضور کا استقبال کیا اور فلک شگاف نعروں سے قادیان کی فضا گونج اُٹھی۔ یہ ایک ایسا سماں تھا جس کو الفاظ کا جامہ پہنانا مشکل ہے لیکن جن لوگوں نے یہ سماں دیکھا وہ آخری دم تک اسے یاد رکھیں گے۔

قادیان دارالامان کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا

قادیان کو اہل قادیان نے حضورؒ کی آمد پر دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا کیوں نہ سجایا جاتا جب اس مقدس بستی کا دلارا طویل مدت کے بعد آیا تو ضروری تھا کہ شایان شان طریقے سے ان کو خوش آمدید کہا جاتا احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم دوستوں نے بھی حضور کو خوش آمدید کہا۔ قادیان کے احمدی احباب ایوان خدمت سے لیکر مسجد مبارک تک پُر وقار طریقے سے قطار میں حضور کے استقبال اور دیدار کے لئے کھڑے تھے۔ جوں ہی حضور محلہ احمدیہ میں پہنچے اور کار سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر فضا میں بلند کیا اور مختلف فلک شگاف نعرے لگاتے رہے۔ حضور نے تمام احباب جماعت کو فرداً فرداً مصافحہ کا شرف بخشا۔ اُس کے بعد حضور اُم طاہر والے مکان میں مع اہل خانہ تشریف لے گئے۔

یاد رہے کہ اس صد سالہ تاریخی جلسہ سالانہ میں خلیفۂ وقت کی بابرکت شمولیت کے لئے دنیا بھر کے احمدی احباب اندر ہی اندر تیاری کرتے رہے۔ ان تیاریوں میں اللہ تعالیٰ نے دیگر ملکوں کے علاوہ خاص طور سے پاکستان اور انگلستان کی جماعتوں کو نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائی جسکا ذکر حضورؒ نے جنوری 1992ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

سو سالہ جلسہ سالانہ پر قادیان کا نظارہ

یاد رہے 1991ء سے ٹھیک سو سال قبل سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے باذن الٰہی اسی مقام پر 1891ء کو جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی اولین جلسہ میں اُس وقت حاضری 75 افراد کی تھی جو ہر سال بڑھتی گئی یہاں تک کہ 1946ء میں تقسیم ملک سے قبل جو خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں جلسہ ہوا اس کی حاضری 36000 ہزار تھی چنانچہ تقسیم ملک کے بعد ربوہ پاکستان میں بھی جلسہ سالانہ ہوتا رہا اور 1983ء کے آخری جلسہ میں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بذات خود موجود تھے ڈھائی لاکھ کے قریب حاضری تھی اسکے بعد حضورؒ کی ہجرت کی وجہ سے لندن میں بھی جلسہ سالانہ ہو رہا ہے وہاں بھی 22 ہزار تک حاضرین جلسہ کی تعداد پہنچتی رہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو عظیم الشان بشارت اور خوشخبری حضرت مسیح موعودؑ کو عطا فرمائی تھی اسکے پیش نظر ایک بار پھر اللہ کے فضل و کرم سے اسی مرکز سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بابرکت موجودگی میں دسمبر 1991ء میں سو سالہ جلسہ سالانہ کے مواقع پر دنیا بھر کے 92 ممالک سے 25 ہزار کے لگ بھگ پروانے جمع ہوئے تھے۔

حضورؒ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ دنیا بھر کے ممالک سے آنے والے ربانی باتوں کو سننے اور اپنے پیارے امام کی ملاقات کے شوق میں سفر کرنے والے زائرین نے اخراجات سفر وغیرہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق دس کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کی ہے۔

ان مہمانوں کی رہائش کے لئے ڈھائی کروڑ سے زائد رقم خرچ کر کے اور بڑے گیسٹ ہاؤسز تعمیر کروائے گئے لیکن ان کے باوجود مہمانوں نے کھلے صحنوں اور میدانوں میں خیمے نصب کر کے سخت سردی میں بسیرا کیا اور ہر چند کے انہیں قیام وطعام کی تکلیف رہی لیکن ایک حرف شکایت تک زبان پر نہ لایا۔

جلسہ سے قبل باران رحمت

یہ بھی ایک عجیب خدا کی شان ہے کہ پورا ماہ نومبر اور دسمبر کا وسط بھی گذر گیا لیکن موسم سرد کی بارش نہیں ہوئی۔ موسم کی خشکی اور گرد و غبار سے گلے کی تکالیف وغیرہ شروع ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا 23-22 دسمبر کو موسم نے پلٹا کھایا اور 24 کو اچھی بارش ہوئی۔ 25 کو موسم صاف ہوا اور دھوپ نکل آئی اور اسی دن شام کے وقت حضورؒ نے مسجد اقصیٰ میں خطاب فرمایا۔ دُعا کرائی اور پھر کارکنان کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حضورؒ نے بذات خود جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور خاص طور پر مہمانان کرام کے قیام وطعام کے سلسلہ میں متعلقہ افسران سے رابطہ رکھا اور ساتھ ساتھ اس سلسلے میں خصوصی ہدایات دیتے رہے حضورؒ کو روزانہ کی رپورٹ پیش کی جاتی رہی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات بھی اعجازی نشان تھے

چونکہ قادیان میں 47ء کے بعد اتنا عظیم الشان جلسہ جس میں خود خلیفۂ وقت موجود تھے کے جملہ انتظامات کو پایہ تکمیل پہنچانا قادیان والوں کے لئے ایک مشکل امر تھا لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضورؒ کی دعاؤں اور خاص رہنمائی سے تمام کام احسن رنگ میں پایۂ تکمیل پہنچے۔ خدا نے ایسے رضا کار مہیا کئے جنہوں نے سارے کام سنبھال لئے۔ کوئی خاص پریشانی نہیں ہوئی اس موقعہ پر قادیان کے آس پاس غیر مسلم بھائیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر تعاون دیا بہت سے غیر مسلم دوستوں نے از خود بعض مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ حکومتی سطح پر بھی ہر قسم کا تعاون رہا۔ بجلی، پانی، سکیورٹی، صفائی کے لحاظ سے بھی حکومت نے بھرپور تعاون دیا۔ جلسہ کے موقعہ پر حضورؒ کے

خطابات کے مختلف زبانوں میں رواں تراجم ہوتے رہے۔

پیارے آقا کے دیدار اور ملاقات کا شوق

ہر احمدی اپنے پیارے امام کی زیارت اور ملاقات کا متمنی تھا احمدی احباب حضور کو بار بار دیکھنا چاہتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت 44 سال بعد ہندوستان تشریف لائے تھے جبکہ پاکستان سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی 7 سال بعد اپنے پیارے امام سے ملاقات کے شوق میں بیقرار تھے۔ لہٰذا حضور جب اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے خواہ بہشتی مقبرہ دُعا کے لئے جاتے یا سیر کو جاتے یا کسی کے گھر حال پوچھنے جاتے تو احباب جماعت فوری طور پر قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور کی زیارت کرتے اور بعض اوقات کچھ لوگ مصافحہ کا بھی شرف حاصل کر لیتے تھے بہت سے غیر مسلم دوست بھی گھروں سے باہر اپنے دروازوں پر آ جاتے اور حضورؒ سے مصافحہ کرتے۔ حضورؒ نے باوجود علالت کے احباب کے شوق ملاقات کی پیاس بجھانے کے لئے بہت توجہ فرمائی۔ قادیان میں بھی مجلس علم و عرفان منعقد ہوئی۔ جس میں حضورؒ نے از راہ شفقت سوالات کے جوابات دیئے۔

پریس و پبلسٹی

اللہ کے فضل کرم سے حضورؒ کی آمد اور سو سالہ جلسہ سالانہ کے پیش نظر ہندوستان کے میڈیا نے جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کو قابلِ ذکر کوریج دی جس کا ذکر حضورؒ نے بھی بطور خاص فرمایا تھا۔ میڈیا نے حضورؒ کی آمد کے تعلق سے جو خبریں نشر کیں وہ ہماری توقعات سے بڑھ کر تھیں۔ بفضلہ تعالیٰ حضورؒ کی آمد اور جلسہ سالانہ کے تعلق سے میڈیا نے بہت بڑھ چڑھ کر رپورٹیں نشر کیں۔ خاص طور پر دوردرشن جالندھر اور ریڈیو نے تینوں دن جلسہ کے پروگرام کو ریکارڈ کیا اور حضور کے اہم اقتباسات کے علاوہ حضور کے انٹرویوز نشر کئے اس کے ساتھ دیگر غیر ملکی نمائندگان کے انٹرویوز وغیرہ بھی نشر کئے گئے۔ بہت سے اخباروں نے جلسہ کی رپورٹیں بھی شائع کیں۔

دہلی میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے حضور سے خصوصی انٹرویو لیے۔
B.B.C دہلی نمائندہ، سنڈے ٹائم کی اسسٹنٹ ایڈیٹر، انڈین ایکسپریس کے نمائندے۔

مظفر حسین آف بمبئی نے جو چھ کثیر الاشاعت رسالوں کے کالم نگار ہیں انہوں نے جو انٹرویو لیا اس کی تفصیل بفضلہ تعالیٰ 31 اخبارات نے شائع کی۔

۱۔ اوم پرکاش سونی ۲۔ روزنامہ ہند سماچار جالندھر سے ۳۔ Asiavision کے نمائندہ ۴۔ P.T.I کا نمائندہ ۵۔ U.N.I اور ماتر بھومی کیرلہ کے سب ایڈیٹر ۵۔ ایڈیٹر منارٹ، ڈائریکٹر آل انڈیا ریڈیو جالندھر، ہربجن سنگھ باجوہ پریس فوٹو گرافر اس کے علاوہ مشہور و معروف کالم نگار مسٹر خوشونت سنگھ جنہوں نے حضور انور کی تشریف آوری کا استقبال کرتے ہوئے ایک مضمون لکھا تھا جو حضور کی فوٹو کے ساتھ 22 دسمبر کو ہندوستان کے قریباً 3 کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوا۔ یہ دہلی مشن میں آکر حضور سے ملتے تھے۔

اسی طرح مشہور و معروف کالم نگار کلدیپ نیر جو برطانیہ میں ہندوستان کے سفیر بھی رہ چکے ہیں نے حضور سے ملاقات کی خواہش کی اور چائے پر اپنی کوٹھی پر مدعو کیا حضور نے ان کی خواہش پر اس دعوت کو قبول کیا۔ اور ان کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ اسی طرح ایک مشہور کالم نگار اندر کمار ملہوترہ بھی دہلی مشن آئے اور حضورؒ سے ملاقات کی۔ غرض ہے کہ ان دنوں حضور کی آمد اور قیام کے دوران اخبارات نے خبروں کے علاوہ اداریے لکھے اور جماعت کے تعلق میں تفصیلی خبریں دیں۔

حضورؒ کی آمد اور امن کی بحالی

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ حضور کی آمد سے پہلے پنجاب کے حالات کس قدر خراب تھے۔ اور متواتر 11-10 سال یہاں خوف کا ماحول بنا ہوا تھا۔ اور لوگ 5 بجے سے پہلے ہی اپنے گھروں میں لوٹ آتے تھے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آتا تھا۔ لوگ باہر سفر کرنے سے کتراتے تھے۔ ان دنوں بہت سے لوگ پنجاب سے ہجرت بھی کر گئے اور کاروباری لوگ یہاں آنے سے بہت گھبراتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے کاروبار پر بہت برا اثر بھی پڑا۔ لیکن یہ عجیب خدا کی شان ہے دہلی سٹیشن پر ایک سکھ دوست نے حضور سے ملاقات کر کے کہا تھا کہ یہاں کے امن کے لئے دعا کریں۔ حضورؒ نے فرمایا تھا کہ ہم دعا ضرور کریں گے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ ابھی حالات خراب ہی تھے لیکن جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے خیر و خوبی کے ساتھ گزرا اور حضور کے یہاں آتے ہی حالات بہتر ہونے لگے۔ اور پھر معجزانہ رنگ میں ایک دو سال میں ہی مکمل طور سے یہاں امن بحال ہوا۔ اور پہلے کی طرح زندگی لوٹ آئی اور اب یہاں خوف وڈر کی کوئی بات نہیں ہے۔ الحمدللہ

پس حضور رحمہ اللہ کا یہ دَورہ نہ صرف تاریخی بلکہ تاریخ ساز دَورہ ثابت ہوا اور دینی و دنیاوی برکات کا موجب ہوا۔ اہلِ قادیان اور اہلِ ہند اس دورہ کی حسین یادیں سالہائے دراز تک اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھیں گے اور حضور رحمہ اللہ کے لیے دعائیں کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

داستان درویش

محترم بشیر احمد حافظ آبادی درویش

مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی 313 ابتدائی درویشان میں شامل ہیں جن کو تقسیم ملک کے نامساعد حالات میں شعائر اللہ کی آبادی کی توفیق ملی تھی۔ مکرم موصوف نے نمائندہ مشکوۃ کو جو سوانح حیات اختصار کے ساتھ قلمبند کرائی ہے وہ قارئین کے ازدیاد ایمان کے لیے پیش ہے۔ (ادارہ)

خاکسار کی عمر اسوقت تقریباً ۸۵ سال ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک بستی قادیان میں رہنے اور درویشی اختیار کرنے کا شرف بخشا۔ خاکسار کے والد محترم میاں محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں کے رہنے والے تھے بعد میں حافظ آباد شفٹ ہوئے وہ بزازی کا کام کرتے تھے۔ لیکن اصل میں دن رات وہ تبلیغ احمدیت میں مشغول رہتے تھے اور دعائیں کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی تبلیغ سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کے والد صاحب اور مکرم شیخ عبد القادر صاحب سوداگر مل مصنف ''حیات طیبہ'' کو حلقہ بگوش احمدیت فرمایا۔

تقسیم ملک سے قبل ہمارے والد صاحب اپنی فیملی کو لے کر قادیان آگئے تھے۔ خاکسار کو کچھ عرصہ برٹش فوج میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔

درویشان کا ابتدائی دور بڑے سخت حالات کا دور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم درویشان کو سیدنا حضرت اقدس مصلح موعودؓ کے ارشادات کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم نے کیا مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنی تھی دراصل ان مقامات مقدسہ کی برکت اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کے طفیل ہماری حفاظت ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ خوف کے دن امن میں بدلتے چلے گئے اور آج ہم درویشان اپنی فیملی کے ساتھ آباد ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ درویشی دور میں حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنھا کے منظوم کلام کے یہ اشعار ہم درویشان گنگنایا کرتے تھے۔

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو
خدا نے بخشی ہے ''الدار'' کی نگہبانی
اسی کے حفظ اُسی کی اماں میں رہتے ہو

خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے درویشی دور میں مفوضہ خدمات کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تجہیز و تکفین میت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ خاکسار چونکہ خیاطی کا کام جانتا ہے۔ اُس کے ذریعہ بھی خدمت خلق کا موقعہ ملا۔ شروع میں غیر مسلموں سے حُسن سلوک کے لیے خاکسار سوئی دھاگہ اور بٹن وغیرہ اپنے ساتھ رکھتا تھا جہاں پر کسی کا بٹن ٹوٹا دیکھا تو راستہ میں روک کر اُس کو لگا دیتا تھا۔ اسی طرح دوسرے درویشان کرام نے بھی اپنے اپنے ہنر سے بہت سے خدمت خلق کے کام کیے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جنکے ہاتھ میں ہماری اُس وقت کمانڈ تھی۔ یہ آپ کی اعلیٰ درجہ کی معاملہ فہمی کا ہی نتیجہ تھا کہ 1947ء کے پُرخطر دور کے باوجود معاشرے کے غیر مسلموں کے دل خدمت خلق سے جیت لیے تھے۔ دعائیں دن رات جاری رہتی تھیں۔ اور خاص مواقع پر مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، بیت الدعا اور بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعائیں ہوتی تھیں جواب بھی ہوتی ہیں۔

خاکسار کی شادی یوپی میں مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت مودھا کی بیٹی مبارکہ بیگم سے ہوئی۔ درویشان کرام کے ساتھ ان کی بیویوں نے بھی صبر آزما دور درویشی شکر و وفا کے ساتھ گزارنے میں حصہ پایا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ خاکسار کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ تینوں بیٹیاں پاکستان میں بیاہی گئی ہیں۔ ساری اولاد شادی شدہ اور سوائے ایک بیٹی کے باقی سب صاحب اولاد ہیں۔ بڑے بیٹے عزیز منیر احمد صاحب حافظ آبادی بطور وکیل اعلیٰ تحریک

جدید خدمت بجالا رہے ہیں جبکہ چھوٹے بیٹے عزیز نصیر احمد حافظ آبادی طبی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

اک سے ہزار ہوویں مولا کے یار ہوویں

اس کی مصداق درویشان کرام کی اولاد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

الحمدللہ کہ گلشن احمد میں، احمدیت کے پھل پھول کھل رہے ہیں اور ہم روز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نظارہ کرتے ہیں وہی قادیان جہاں پارٹیشن کے بعد بعض غیر مسلم باشندے جو اردگرد آکر آباد ہو رہے تھے ان پاک جگہوں (شعار اللہ) پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ اب خود ہی یہ کہتے ہیں کہ یہاں ہندو سکھ مسلم عیسائی سب بھائی بھائی ہیں اور ایک گلدستہ کی مانند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قادیان دارالامان کے فیضان کو ہمیشہ جاری وساری رکھے گا۔ یہ ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور ہمیں اور ہماری اولاد کو خلافت سے وابستگی کی توفیق دیتا چلا جائے اور اپنی رضا کے ساتھ اٹھائے۔ آمین

ضروری اعلان

جملہ قارئین مشکوۃ کی خدمت میں اعلان ہے کہ

☆ جملہ مضامین، رپورٹیں و تصاویر و دیگر قابل اشاعت matters ایڈیٹر مشکوۃ کے نام ارسال کیا کریں اور ہر قسم کے انتظامی نوعیت کے خطوط یا بدل اشتراک، تبدیلی ایڈریس وغیرہ کے متعلق خطوط مینیجر مشکوۃ کے نام تحریر کیا کریں۔

☆ مشکوۃ میں جو حضرات بغرض اشاعت تصاویر وغیرہ بھجواتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ تصویر کی پشت پر مختصر تعارف معین تاریخ کے ساتھ permanent یا Ball-point قلم سے ضرور درج کیا کریں۔ غیر معروف اور نادر اسماء خوش خط قلم سے لکھے جائیں اور ایسے اسماء انگریزی میں بھی لکھے جائیں۔

☆ اب اہل قلم دوست اپنے مضامین، نگارشات، آراء یا تصاویر وغیرہ مندرجہ ذیل ای میل پتہ پر بھی بھیج سکتے ہیں

mishkat_qadian@yahoo.com (ادارہ)

اخلاقیات......(۲)

عطیۃ القدوس قادیان

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا "خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی" (حدیث)

انسان کے اخلاق محنت اور کوشش سے تبدیل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن بعد میں جس قسم کا ماحول اسے میسر آتا ہے اسی کے مطابق وہ ڈھل جاتا ہے۔ اس کے خیالات، تصورات، رہن سہن اور اخلاق و عادات میں تبدیلی آنے لگتی ہے۔ اگر اس بچے کو اس کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے مناسب ماحول مل جاتا ہے تو وہ اپنے مقصد حیات کو پانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ بصورت دیگر وہ اپنے ماحول کے بداثرات سے متاثر ہو کر جادہ مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے صالحین اور صادقین اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ موجودہ زمانہ میں صحبت صادقین کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ کیوں کہ کفر والحاد، مادہ پرستی اور عیاشی کی وجہ سے ماحول نہایت مسموم ہو چکا ہے۔ مادیت کا دور دورہ ہے۔ ہر کوئی اسی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے کہ کسی طرح آسائش دنیا حاصل ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے جو ہزارہا تجارب سے ثابت ہے کہ انسان کے اخلاق و عادات محنت اور کوشش سے تبدیل ہو سکتے ہیں۔ صبر و استقامت شرط ہے۔ عمل متواصل اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس دھوبی سے سبق سیکھنا چاہئے کہ کس قدر صبر کے ساتھ، محنت و مشقت کے ساتھ ان ضدی داغوں کو چھڑانے میں سعی کرتا ہے جو ایک لمبی مدت سے کپڑے کا حصہ بن چکے ہوتے ہیں۔ کبھی پتھر پر مار کر، کبھی گرم پانی سے، کبھی مختلف قسم کے صابنوں کے استعمال سے۔ بالآخر وہ اس کپڑے سے تمام داغوں کو چھڑا کر اس کی اصل سفیدی واپس لانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسانی فطرت گندے ماحول سے متاثر ہو کر گدلا ہو چکا ہو تو سچے دل سے کوشش کرنے سے اور قادر مطلق خدا سے دعائیں کرنے سے وہ اپنی فطرت کی اصل سفیدی واپس لانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ (جاری)

''لمحوں کی ملاقات بن گئی صدیوں کا ساتھ''

مکرم خان محمد ذاکر خان بمیالوی، سہارنپور (یو. پی.)

خاکسار نے تحقیق حق کی خاطر ۱۹۸۸ء میں قادیان دارالامان کا پہلا سفر کیا تھا۔ تحقیقی نقطہ نظر سے یہ سفر ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۴ء تک لگا تار سال میں دو دو اور تین تین بار بھی ہوتا رہا، خاکسار اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا لگا تار مطالعہ بھی کرتا رہا۔

اور سلسلے کے علماء سے علمی تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ کیونکہ مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند کی کتابیں بھی برابر پڑھنے کو ملتی رہیں اس لئے اعتراضات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۹۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہندوستان آنے کی خبر خاکسار نے اخبارات کے ذریعے سہانپور میں پڑھ لی تھی۔ بس پھر کیا تھا کہ اسی وقت قادیان دارالامان کے جلسہ سالانہ کا پروگرام بنایا اور تیاری شروع کر دی حالانکہ خاکسار کے عزیزوں و دوستوں اور اس علاقے کی ہماری افغان برادری نے بھی خاکسار کو قادیان دارالامان جانے سے روکنا چاہا لیکن حقیقت کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو کون روک سکتا ہے۔

بہر کیف ۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے خاکسار قادیان دارالامان پہنچا اس وقت دارالامان کا سماں دیکھتے ہی بنتا تھا۔ قادیان پہنچ کر یہ بھی پتہ چلا کہ تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کا یہ پہلا سفر ہندوستان ہے، ہر طرف خوشی کا ماحول... مقامات مقدسہ میں چراغاں اور بکثرت زائرین کی آمد و رفت دیکھتے ہی بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد روز سیر کے لئے جانا اور بکثرت تشنہ آنکھوں کی پیاس بجھانا۔ خاکسار نے بھی پہلی بار اس نورانی چہرے کا دیدار نماز فجر کے بعد سیر پر جاتے وقت ہی کیا تھا۔ اللہ اللہ اس مرد خدا کو دیکھکر میں حیران رہ گیا کہ جیسے انسان نہیں بلکہ انسانی شکل میں عرش بریں سے کوئی فرشتہ نمودار ہو گیا ہو۔ اور ساتھ میں مخالفین کی بدزبانی کا جواب بھی خاکسار کو مل گیا۔ اس سال جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے خاکسار کی اہلیہ محترمہ بھی پہلی مرتبہ قادیان آئی تھیں۔ موصوفہ نے بھی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو بار بار دیکھا اور حد سے زیادہ متاثر ہوئیں۔

جلسے کے ایام میں اکثر لوگوں کا طریق تھا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جس طرف سے گزرتے لوگ لائن لگا کر قطار در قطار سڑک کے دونوں اطراف کھڑے ہو جاتے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو شرف مصافحہ عطا کرتے، ایک روز خاکسار اور ہمارے مکرم حاجی محمد علی صاحب زبیری دفتر محاسب کے سامنے کھڑے تھے کہ گیٹ کی طرف سے شور ہوا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ... دارالمسیح میں تشریف لا رہے ہیں۔ لہذا لوگوں نے قطار لگانی شروع کر دی اب ہم بھی قطار میں تھے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے خاکسار کو مصافحہ کا شرف عطا کیا اور پھر حاجی محمد علی صاحب کو۔ بہر کیف اس مختصر سی ملاقات نے ہماری دنیا ہی بدل ڈالی، یہ تھی وہ لمحہ کی ملاقات جو صدیوں کا ساتھ بن گئی۔ اس کے بعد اہلیہ اور بیٹے کو حقیقت تک لانے کے لئے مزید تین سال اور لگے اور اس عرصے میں خاکسار نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند کتب عربی اور فارسی کو چھوڑ کر اردو زبان کی تمام کتابوں کا مطالعہ کر ڈالا۔ پھر ۱۹۹۴ء میں ہم سب کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت فارم پر کرنے پر جو خط ہم نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو تحریر کیا تھا اس کے جواب میں جو خط ہم کو ملا اُس نے ہماری دنیا ہی بدل دی اور... حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں اس خط میں دیں تھیں وہ تمام دعائیں ایک ایک کر کے ہمارے حق میں پوری ہوئیں۔ اس کے بعد سے آج تک خلیفۂ وقت اور قادیان دارالامان سے جو عقیدت قائم ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کم از کم سال بھر میں چار پانچ مرتبہ قادیان آنا اور اپنے اہل خانہ کو بھی مرکز میں برابر ساتھ لانا دراصل اسی بات کا ثبوت ہی تو ہے۔ اس طرح لمحوں کی ملاقات بن گئی صدیوں کا ساتھ!

خلافت خامسہ کا بابرکت دور کا پہلا

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت

12،11 اور 13 اکتوبر 03ء مرکز احمدیت قادیان میں

تفصیلی پروگرام قبل ازیں جملہ قائدین مجالس کو سرکلر کیا جا چکا ہے اور مشکوٰۃ کے زیر نظر شمارہ میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ مجالس ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کے لیے اور اس موقعہ پر منعقد ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لیے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ صوبائی و مقامی قائدین کوشش کریں گے کہ اجتماع میں انکی مجلس کی نمائندگی ضرور ہو

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

BAHRAIN
بحرین

...... ازشاہد احمد ندیم

سرکاری نام: سٹیٹ آف بحرین، عربی نام: دولۃ البحرین دارالحکومت: منامہ، رقبہ: ۶۶۹ مربع کلومیٹر، آبادی: ۶لاکھ ۵۲ ہزار، زبان: عربی اور انگریزی، شرح خواندگی: ۸۵٪، مذہب: اسلام، شرح مبادلہ: بحرینی دینار(0.99=$) فی کس سالانہ شرح آمد: ۱۵،۵۰۰ ڈالر، امیر: شیخ حمد بن عیسیٰ الخلیفہ، وزیر اعظم: شیخ خلیفہ بن سلمان الخلیفہ

بحرین خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا عرب ملک ہے۔ دراصل یہ ایک مجمع الجزائر ہے اور جزیرۂ بحرین انہیں جزائر میں سے ایک ہے۔ شمال سے جنوب کی طرف ان جزائر کی مجموعی عرض ۳۰ میل اور شرقاً غرباً اس کا طول ۱۰ میل ہے۔ یہ مجمع الجزائر ۳۰ جزائر پر مشتمل ہے۔ اس کے عربی نام بحرین کا مطلب ہے: دو سمندر۔ بحرین خلیج فارس کے جنوب مغربی ساحل کی ایک کھاڑی پر واقع ہے؛ سعودی عرب خلیج بحرین کے مغربی سمت میں ہے، جبکہ جزیرہ نما قطر مشرق میں واقع ہے۔ King Fahad Causeway جو ۱۵ میل طویل ہے، بحرین کو سعودی عرب سے جوڑتی ہے۔

مملکت بحرین دو قسم کے جزائر پر مشتمل ہے۔ جزیرۂ بحرین جس کا رقبہ ۲۲۵ مربع میل ہے ملک کے کل بری علاقہ کا ۸/۷ واں حصہ ہے۔ اس جزیرہ کے گرد متعدد چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ دوسری قسم جزائر کی حوار جزائر کی ہے۔ یہ جزیرے جزیرۂ قطر کے قریب واقع ہیں۔ مملکت کا سب سے بلند مقام کوہ الدخان ہے جو سطحِ سمندر سے ۴۴۰ فٹ بلند ہے۔ بحرین میں پانی کی موجودگی کی وجہ سے یہ علاقہ قدرے زرخیز ہے۔ اور اب تو اقتصادی ترقیات اور آبادی کے اضافہ کے ساتھ سمندر کے نمکین پانی کو صاف کر کے استعمال میں لایا جا رہا ہے اور ملک کے کل استعمال کا ۵/۳ حصہ یہیں سے فراہم ہوتا ہے۔

آب وھوا: بحرین میں موسم گرما کافی سخت ہوتا ہے۔ ایک طرف تو درجۂ حرارت کافی بڑھ جاتا ہے اور دوسری طرف نمی بھی بہت ہوتی ہے۔ مئی سے اکتوبر کے دوران دوپہر کو درجہ حرارت عموماً ۳۲ ڈگری سنٹی گریٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ سردیاں عموماً آرام دہ اور ٹھنڈی ہوتی ہیں اور دسمبر سے مارچ تک درجۂ حرارت ۲۱ ڈگری تک گر جاتا ہے۔ بارشیں صرف موسم سرما تک محدود رہتی ہیں اور اوسطاً سالانہ ۱۳ انچ تک ہی بارش ہوتی ہے۔ عموماً سال میں صرف دس دن ہی بارش ہوتی ہے۔

آبادی: ملک کی آبادی کا ۷/۵ حصہ عرب ہے اور اکثر بحرین کے پیدائشی باشندے ہیں۔ دیگر عرب فلسطین، سعودی عرب اور عمان سے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ غیر ملکی آبادی مجموعی تعداد کی تقریباً ایک تہائی ہے۔ جو عموماً ایران، انڈیا، پاکستان، برطانیہ اور امریکہ سے آئے ہیں۔ یہاں مزدوری کرنے والوں میں سے ۵/۳ لوگ غیر ملکی ایشیائی ہوتے ہیں۔

ملک کی کل آبادی میں سے ایک تہائی کی عمر ۱۵ سال سے کم ہے۔

۵/۴ آبادی مسلمان بشمول سنی اور شیعہ دونوں فرقوں پر مشتمل ہے اور مؤخر الذکر فرقہ یہاں کثرت میں ہے۔ اگرچہ برسرِ اقتدار خاندان اور بہت سے مالدار اور بارسوخ بحرینی سنی ہیں۔ عربی زبان ملک کی سرکاری زبان ہے، تاہم انگریزی بھی بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ فارسی بھی کافی رائج ہے اگرچہ اس کا استعمال گھروں کے اندر ہی ہوتا ہے۔

اقتصادی صورتحال: اگرچہ یہ اولین امارت تھی جہاں تیل کی تلاش ہوئی تھی (تقریباً ۱۹۳۲ء میں)۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ بحرین وہ پہلا ملک ہوگا جس کے تیل کے خزائن سب سے پہلے ختم ہوں گے۔ نتیجۃً بحرین نے اپنی اقتصادیت میں تنوع پیدا کیا ہے۔ بحرین کی اقتصادی خلیج فارس کے دیگر ممالک کی طرح خام تیل، قدرتی گیس اور پٹرولیم کے مصنوعات کی برآمدگی پر ہوتا ہے۔ روایتی طور پر بحرین کی اقتصادیت میں دیگر خلیج ممالک کے مقابل پر جہازرانی اور تجارت بھی شامل ہے۔ تیل کے علاوہ یہاں Petro-chemiclas، جہاز کی مرمت، ایلومینیم اور بجلی بھی بنائی جاتی ہے۔ بحرین اس خطہ کا سب سے اہم تجارتی اور اقتصادی مرکز ہے، جبکہ سیاحت بحرین کی سب سے تیزی سے بڑھنے والی انڈسٹری ہے۔

زراعت اور ماھی گیری: ایسی حالت میں جب کہ بحرین کے کل خشک علاقہ کا محض ۳ فیصد ہی قابلِ کاشت ہے اس لیے بحرین میں کھانے کا اکثر سامان دیگر ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ملکی پیداوار مقامی ضرورت کی کچھ حد تک متحمل ہو جاتی ہے اور سبزیوں اور دودھ کی مصنوعات کا اکثر مانگ مقامی پیداوار سے ہی پوری ہو جاتی ہے۔ جانوروں کی افزائش نسل کو حکومت کی طرف سے ترویج دی جاتی ہے اور اونٹوں اور گھوڑوں کو

بحرین کا جھنڈا سرخ رنگ کا ہے جس پر بائیں جانب سفید رنگ کی دھاریاں ہیں۔

ریفنگ وغیرہ کے لیے پالا جاتا ہے۔کویت کے خام تیل کے پیداوار والے مقامات سے آلودگی کی وجہ سے خلیج کا پانی کافی آلودہ ہوگیا ہے اور اس کا سب سے بُرا اثر ماہیگیری کی صنعت پر پڑا ہے۔

انتظامی اور معاشرتی حالات: امیر جو ملک کا سربراہ ہوتا ہے، کی مدد کے لیے ایک کیبنٹ یا وزراء کی کاؤنسل ہوتی ہے۔اس کاؤنسل میں مختلف حکومتی شعبوں کے ناظم شامل ہوتے ہیں؛ اکثر وزراء شاہی خاندان کے ہی افراد ہیں۔۱۹۷۳ء میں جو منشور یہاں لاگو ہوا تھا اس کے مطابق قومی اسمبلی کے لیے ممبران کا انتخاب ہوتا تھا اور ووٹوں کی تعداد کے لحاظ سے ہی ممبران کو کامیاب قرار دیا جاتا تھا۔مگر سیاسی مخالفت کی وجہ سے امیر نے ۱۹۷۵ء میں اس کو رد کرکے اسمبلی کو برطرف کردیا۔اور عوامی نمائندگی کی جگہ روایتی عربی طریق ''مجلس'' کو رائج کیا جس کے توسط سے عوام اپنی درخواستیں امیر کی خدمت میں بھجواتے ہیں۔۱۹۹۳ء میں امیر نے ۳۰ اراکین پر مشتمل ایک مشاورتی کونسل بنائی جس کے اراکین چار سال تک کے امیر کی طرف سے نامزد ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی سیاسی پارٹیوں پر پابندی ہے۔

عوامی تعلیم ۶ سے ۱۷ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے ابتدائی اور ثانوی درجات تک حکومت کی طرف سے مفت ہے۔ مزید تعلیم کے لیے University of Bahrain اور Arabian Gulf University دو ادارے قائم ہیں۔ اکثر آبادی خواندہ ہے۔ حفظانِ صحت کی سہولت بہت عمدہ اور مفت ہے۔ حکومت کی طرف سے عوام کے لیے مختلف سکیمیں اور سہولتیں دستیاب ہیں۔حکومت Housing Project بھی پیش کرتی ہے جس کی سرمایہ کاری میں ہمسایہ ممالک بھی شریک ہوتے ہیں۔

معاشرتی زندگی: باوجود اپنی تیز اقتصادی ترقیات کے، بحرین کئی پہلوؤں سے خالص عرب تہذیب کا گہوارہ ہے۔قومی ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے اکثر پروگرام عربی زبان میں نشر ہوتے ہیں۔فٹ بال کا کھیل جدید کھیلوں میں سب سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے جبکہ عقاب کا کھیل، غزال اور خرگوش کے شکار ابھی بھی مالدار بحرینیوں میں رائج ہیں۔گھڑ دوڑ اور اونٹ کی دوڑ عوام کی تفریح کا بہترین سامان ہیں۔عربی زبان میں متعدد ہفتہ وار اور روزانہ اخبار شائع ہوتے ہیں جب کہ انگریزی زبان میں ایک محدود تعداد میں اخبار شائع ہوتے ہیں۔میڈیا نجی ہاتھوں میں ہے اور آزاد ہے اور جب تک یہ شاہی خاندان کی نکتہ چینی نہیں کرتا تب تک سنسرشپ سے بچا رہتا ہے۔روایتی دستکاری کی صنعتوں کو حکومت اور عوام کی تائید حاصل ہے۔منامہ کا عجائب گھر بہت سی معاشرتی اور فن پاروں کے دیکھنے کے لیے خوبصورت جگہ ہے۔

تاریخ: بحرین قدیم زمانہ سے آباد علاقہ ہے اور غالباً اصل جزیرہ کے شمال میں موجود کئی ہزار قبروں کے ٹیلے ۳ میلینم قبل مسیح کے سمیرین عہد کے ہیں۔یہ مقام دلمن جو اس دور میں ایک مشہور تجارتی مرکز رہا ہے کا تخت تھا، جو ۲۰۰۰ قبل مسیح سمیرین اور سندھو گھاٹی کو جوڑتا تھا۔اس مجمع الجزائر کا ذکر فارس، یونانی اور رومن جغرافیہ دانوں نے کیا ہے۔ ساتویں صدی عیسوی سے جب پہلی مرتبہ مسلمان سپہ سالاروں نے یہاں قدم رکھا یہ مجمع الجزائر عرب اور مسلمان ہے۔اس دوران ۱۵۲۱ء سے ۱۶۰۲ء پُرتگالیوں نے اور ۱۶۰۲ء سے ۱۷۸۳ء تک فارس کی حکومت کا اس پر اقتدار رہا۔

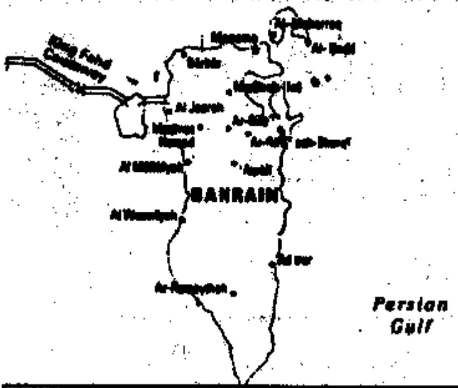

بحرین کا نقشہ

۱۹ویں صدی کے دوران برطانیہ نے کئی مرتبہ یہاں جنگ اور ڈاکہ زنی کو دبانے کے لیے اور مصر، فارس، جرمن اور روس کے اثر ورسوخ کو زائل کرنے کے لیے مداخلت کی۔ برطانیہ اور بحرین کے درمیان پہلا معاہدہ ۱۸۲۰ء میں ہوا۔تاہم ۱۸۶۱ء سے یہ مجمع الجزائر برطانیہ کی حفاظت میں رہا۔ اس معاہدہ کے مطابق نے شیخ نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی جس کے تحت انہوں نے جنگ، ڈاکہ زنی اور غلامی سے مجتنب رہنے کا وعدہ کیا اور بدلہ میں برطانیہ نے بحرین کے دفاع اور دیگر بڑی طاقتوں سے تعلقات کی ذمہ داری خود لے لی۔۱۹۴۷ء میں دفاع کی یہ ذمہ داری عارضی طور پر برطانوی ہندوستان پر رہی لیکن اس کی آزادی کے بعد یہ ذمہ داری واپس برطانیہ پر آگئی۔۱۹۷۰ء تک کئی مرتبہ ایران نے بحرین پر خودمختاری حاصل کرنے کی کوشش کی مگر وہ اس میں ناکام رہا۔۱۹۶۸ء میں برطانیہ کے خلیج سے تمام فوج نکالنے کے بعد شیخ عیسیٰ بن سلمان الخلیفہ نے اگست ۱۹۷۱ء میں ملک کی آزادی کا اعلان کیا۔بحرین نے برطانیہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے مطابق اس کے دفاع کی ذمہ داری برطانیہ پر رہے گی۔شیخ عیسیٰ کو امیر منتخب کیا گیا۔بعدازاں بحرین اقوامِ متحدہ اور عرب لیگ کا رکن بنا۔

مزید مطالعہ کے لیے فراہم کتب:
1) Persian Gulf States: Country Studies
2) The Persian Gulf unveiled
3) The Persian Gulf States: A General Survey
اعتماد: Encyclopaedia Britannica 2002
Manorama Yearbook 2003

اخبار قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے M.T.A کی عالمی نشریات کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔ دوران ماہ حضور انور نے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ اگست ۲۰۰۳ء لندن میں منعقدہ جلسہ سالانہ یو کے کے تینوں روز بصیرت افروز خطابات ارشاد فرمائے جن سے احباب جماعت ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست مستفید ہوئے۔ الحمد للہ۔ اس موقعہ پر حضور نے ''طاہر فاؤنڈیشن'' کا اعلان فرمایا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ جلسہ سالانہ یو کے میں شرکت کے بعد اس وقت لندن میں قیام پذیر ہیں۔

اسی طرح تمام افسران و بزرگان جماعت و کارکنان سلسلہ و ساکنین قادیان دارالامان خیریت سے ہیں۔

محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۱۷ جولائی کو ناصر آباد (کشمیر) کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے جہاں پر ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ جولائی کو منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کے سالانہ صوبائی اجتماع میں شرکت کر کے ۲۲ جولائی کو قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ محترم طاہر احمد صاحب چیمہ و محترم مقبول احمد صاحب گھنو کے اس سفر میں آپ کے شریک تھے۔

مکرم حافظ شریف الحسن صاحب قائد علاقائی پنجاب اور مکرم محمد نور الدین صاحب ناصر قائد علاقائی ہریانہ مقرر کئے گئے ہیں۔

مکرم سید طارق مجید صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ جنوبی ہند کے دورہ پر ۲۵ جولائی کو روانہ ہوگئے ہیں جبکہ مکرم نعیم الدین صاحب و مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب تا حال دورہ پر ہیں۔ مکرم مولوی مبشر احمد صاحب عامل مجالس کشمیر کے تربیتی و مالی دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں اسی طرح مکرم عطاء الٰہی احسن غوری مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان جنوبی ہند کے دورہ سے واپس تشریف لا چکے ہیں۔ (ادارہ)

اخبار مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ہر ماہ جماعتی تعلیمی، تربیتی، تبلیغی پروگرام مرتب کر کے نوجوانوں میں روحانی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ دوران ماہ، ماہ جون میں مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کئے گئے:-

☆- نوجوانوں میں دینی رغبت پیدا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کی طرف سے مورخہ 1-6-03 کو آل آندھرا مجلس خدام الاحمدیہ کا کرکٹ ٹورنامنٹ رکھا گیا۔ سیمی فائنل اور فائنل کے لئے چار ٹیموں نے حصہ لیا۔ جس میں حیدرآباد کی دو اور سکندرآباد اور چنتہ کنٹہ کی دو ٹیمیں تھیں۔ یہ میچ حیدرآباد کے نظام کالج گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ جس میں چنتہ کنٹہ نے اس ٹورنامنٹ کو جیت لیا۔ کثیر تعداد میں خدام کے علاوہ لجنہ اور انصار نے بھی حصہ لیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے اس ٹورنامنٹ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆- مورخہ 8-6-03 کو حیدرآباد اور سکندرآباد کی جماعتوں کا مشترکہ ''جلسہ یوم خلافت'' رکھا گیا۔ جس کی صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر سکندرآباد نے کی اور مکرم عاصم الدین متعلم جامعہ احمدیہ اور مکرم صمد صاحب غوری متعلم جامعہ احمدیہ، مکرم مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد، مکرم عارف قریشی صاحب امیر حیدرآباد نے تقاریر کیں۔ جبکہ تلاوت مکرم میر احمد اسلم صاحب نے کی اور نظم مدثر احمد صاحب نے پڑھی۔

☆- مورخہ 15-6-03 کو بعد نماز فجر مسجد مومن منزل حیدرآباد میں تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ اور ٹھیک 10:30 بجے صبح چلال کوچہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے مکرم منظور احمد صاحب اور مکرم عزیز احمد خان صاحب صدر حلقہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اسی روز احمدیہ مسجد افضل گنج میں خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے عہدیداروں کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مختلف تربیتی، تعلیمی، و تبلیغی پروگرام مرتب کئے گئے۔

☆- اتوار کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام Abids میں جو معروف تجارتی مرکز ہے بک سٹال لگایا جاتا ہے۔ جس سے ہزاروں افراد تک پیغام احمدیت پہنچا ہے۔ علاوہ ازیں دوران ماہ 110 معزز شخصیات جن میں پروفیسر ادباء، ڈاکٹرز شامل ہیں تبلیغی کتب پوسٹ کئے گئے۔ بعض دوستوں کی طرف سے خط و کتابت اور فون پر رابطہ جاری ہو رہا ہے۔ مزید

لٹریچر اور گفتگو کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔

☆ - مورخہ 18-6-03 کو خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہونے والے سیمنار کے سلسلہ میں خدام کی ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں سیمنار کو کامیاب بنانے کے علاوہ تربیتی و تبلیغی امور پر غور وفکر کیا گیا۔

☆ - مورخہ 22-6-03 کو جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد کے خدام نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth پر مشترکہ سیمنار منعقد کیا۔ جو نہایت ہی کامیاب رہا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم عارف قریشی صاحب نے کی۔ تلاوت مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی صاحب نے کی نظم مکرم مطاہر احمد صاحب نے پڑھی۔ اور سیمنار کی تقاریر مکرم صمد احمد غوری صاحب، محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری مدرس جامعہ احمدیہ نے کیں۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ بعض غیر احمدی طلباء نے بھی حصہ لیا۔ اجلاس کے اختتام پر محترم نائب صدر صاحب کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے عہدیداران کی میٹنگ بھی منعقد ہوئی۔

☆ - مورخہ 28-6-03 کو واقفین نو کی تربیتی کلاس مومن منزل سنتوش نگر میں لی گئی۔

☆ - مورخہ 29-6-03 بروز اتوار بعد نماز فجر مسجد مومن منزل میں انصار، خدام، لجنہ اماء اللہ کی دینی کلاس لی گئی جس میں مختلف دینی امور پر تبادلہ خیالات کے علاوہ سوال و جواب کی محفل بھی منعقد ہوئی۔

خدمت خلق

تعلیمی سال کے شروع ہونے پر مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے جماعت کے نادار (غریب) بچوں کو مفت نوٹ بکس تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا۔ مورخہ 8-6-03 اور مورخہ 15-6-03 کو حیدرآباد کے مختلف حلقوں میں محترم مبلغ سلسلہ اور دیگر خدام اور خاکسار نے تقریباً 160 طلباء و طالبات میں ایک ہزار کاپیاں تقسیم کیں۔ تین خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ جبکہ ایک بیمار کو خون کے لئے اور ادویات کے لئے نقدی کے ذریعہ مدد کی گئی۔ علاوہ ازیں کئی صاحب استطاعت دوستوں نے غریب بچوں کی فیس اور کتابوں کی فراہمی کر کے مدد کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth کتاب کے بارے میں

صوبائی سطح پر علمی نشست

صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ر جون ۲۰۰۳ء بروز اتوار مسجد احمدیہ کالیکٹ میں صبح ۱۰ بجے تا شام ۵ بجے ایک سٹڈی کلاس منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کے لئے کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے اس مضمون پر دلچسپی رکھنے والے ۵۰ منتخب تعلیمیافتہ احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔

خاکسار صوبائی قائد کی زیر صدارت مکرم محمد عارف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے اس سٹڈی کلاس کے انعقاد کی غرض بیان کی۔ اس کے بعد اس علمی نشست کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج نے هل ترىٰ فى خلق الرحمن من تفاوت اور وفى انفسكم افلا تشكرون وغیرہ مختلف آیات قرآنی کی روشنی میں قرآن مجید کے عظیم معجزات پر مشتمل کتاب ہونا ثابت کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی اس مایہ ناز تصنیف میں عالم کائنات کی تخلیق، قرآن مجید کی تعلیمات اور موجودہ سائنسی ایجادات وانکشافات کے انطباق بیان فرمایا ہے۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر فواد احمد صاحب (کروناگپلی) نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی مختلف آیات کی روشنی میں قرآن مجید کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں اور ان کے ظہور کے بارے میں حضور اقدسؒ کی مذکورہ کتاب کی بنیاد پر تفصیل بیان کی۔ اس کے بعد اس مضمون کے بارے میں کئے گئے سوالات اور شبہات کا جواب دیا گیا۔

دوسری تقریر مکرم کے۔وی۔ عیسیٰ کویا صاحب، سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کالیکٹ کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان کائنات کی تخلیق قرآن و سائنس کی روشنی میں تھی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے تمام عالم کائنات کو طبقاً عن طبق پیدا کیا الفظ رب میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کا آخری نصب العین انسان کی پیدائش ہے۔ قابل مقرر نے انسانی پیدائش کے مختلف مراحل کی تفصیل آیات قرآنی اور انکشافات سائنس کے ساتھ موازنہ کر کے بتایا کہ حضرت قدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے سائنس اور قرآن میں یگانگت پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

اس مضمون کے بعد اس کے متعلق کئے گئے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

ادائیگی نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی۔ اس علمی نشست کی آخری تقریر مکرم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن کی

ہوئی۔آپ نے زیر عنوان وحی والہام کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد قرآن مجید کا نزول قرآن مجید کی مختلف عالمگیر تعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی، آپ نے غیب کے امور پر ایمان لانے کی ضرورت پر زور دینے کے بعد کتب قیمۃ اور البینہ کی تشریح کی۔ آپ نے بھی اپنی تقریر میں حضور اقدسؑ کی کتاب کی بنیاد پر تخلیق کائنات کے بارے میں مختلف آیات قرآنیہ اور سائنس انکشافات کی تطبیق کی۔

سوال و جوابات اور خاکسار کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ علمی نشست نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔اس سٹڈی کلاس میں کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے تعلیمیافتہ احباب تمام تقریر کے نوٹس لیتے رہے تا کہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر سٹڈی کلاس دے کر سب کو اس علمی مائدہ سے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عنایت فرمایا تھا فیضیاب کر سکیں۔اسی طرح اس قسم کی نشستیں بار بار منعقد کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو بہت بابرکت اور کامیاب بناوے۔آمین!

(ڈاکٹر سی صلاح الدین، صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ)

یاری پورہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا کامیاب انعقاد

مورخہ ۲۲ رجون ۲۰۰۳ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کے زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ نے بمقام یاری پورہ ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔یہ پُر وقار تقریب مسجد احمدیہ یاری پورہ کے صحن میں منائی گئی جسے سائبان اور بینرز کے ذریعہ خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا یہ بابرکت جلسہ دو نشستوں پر مشتمل تھا۔جلسہ کی پہلی نشست ٹھیک گیارہ بجے محترم عبدالحمید ٹاک صاحب امیر صوبائی شروع ہوئی۔اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم طارق احمد لون صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد مکرم غلام نبی ناظر صاحب نے ایک نعتیہ نظم پڑھی بعد ازاں اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم میر عبدالرحمن صاحب نے کی۔اس کے بعد مکرم محمد طیب شاہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پڑھا اور اجلاس کی دوسری تقریر محترم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔اجلاس کی تیسری تقریر مکرم ناصر احمد ندیم صاحب نے کی آخر پر صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ پہلی نشست ٹھیک ایک بجے اختتام پذیر ہوئی۔ایک سے دو بجے تک کا وقت طعام اور نماز ظہر و عصر کیلئے رہا۔شرکائے جلسہ کیلئے مقامی جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ نے دوپہر کے کھانے اور چائے کا انتظام کیا تھا۔

جلسہ کی دوسری نشست ٹھیک دو بجے زیر صدارت محترم عبدالرحمن ایتو صاحب نائب امیر صوبائی منعقد ہوئی اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم طارق احمد صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔اس کے بعد مکرم میر اعجاز احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام ''صلی اللہ علیہ وسلم'' خوش الحانی سے پڑھا۔اجلاس کی پہلی تقریر مکرم باسط رسول صاحب مدرس جامعۃ المبشرین نے فرمائی۔اس کے بعد مکرم محمود احمد ناصر ٹاک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام سنایا۔اجلاس کی دوسری تقریر مکرم عطاء الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مبشر احمد صاحب نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایک مختصر تقریر کی۔اس کے بعد مکرم منیب الرحمن صاحب قائد علاقائی نے تمام شرکائے جلسہ و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس ٹھیک 5-15 بجے اختتام پذیر ہوئی۔اس جلسہ میں شرکت کیلئے وادی بھر کی مختلف جماعتوں سے تقریباً ۱۲۰۰ افراد تشریف لائے تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ نے اس موقعہ پر ایک پمفلٹ تیار کروایا تھا۔اس پمفلٹ کا عنوان ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے آئینے میں'' تھا۔اسے کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب میں تقسیم کروایا گیا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ)

112واں جلسہ سالانہ قادیان 2003ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 112ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2003ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 15ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوگی۔احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد، قادیان)

رپورٹ سالانہ صوبائی اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر 2003ء

مکرم جاوید احمد صاحب لون، صدر، صوبائی اجتماع کمیٹی کشمیر 03ء

الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا سترواں سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ رجولائی ۲۰۰۳ء کو بمقام ناصر آباد کشمیر منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں وادی بھر کی مجالس سے آئے ہوئے خدام واطفال نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

اس سہ روزہ اجتماع میں مرکزی نمائندگان کی شمولیت سے اجتماع میں چار چاند لگا جن میں مکرم ومحترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم مقبول احمد صاحب گھنو کے ایڈیشنل مہتمم اشاعت اور ریاستی سطح پر محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ کشمیر شامل تھے۔

مسجد نور (جدید) ناصر آباد کو بطور اجتماع گاہ منتخب کیا گیا۔ چنانچہ مکرم شمیم احمد صاحب لون کی نگرانی میں اجتماع گاہ کو دیدہ زیب بینروں، جھنڈیوں اور رنگا رنگ پردوں سے سجایا گیا تھا۔ اور قالین بچھائے گئے تھے اور اسے بلبوں سے روشن کیا گیا تھا۔ اسی طرح ورزشی مقابلہ جات کے لیے تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی ٹیوٹ کے لیے کرایہ پر لی گئی زمین کو بطور احمدیہ اسپورٹس گراونڈ استعمال کیا گیا۔ لنگر خانہ کے لیے تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی ٹیوٹ ناصر آباد کا صحن استعمال کیا گیا۔ اور رہائش کے لیے مسجد محمود ناصر آباد اور تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی ٹیوٹ ناصر آباد میں پورا انتظام تھا۔

مؤرخہ ۱۸ رجولائی بروز جمعۃ المبارک ۱۲:۳۰ پر مہمانانِ کرام کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو جانے والی سڑک کے ایک طرف مختلف مجالس کے خدام واطفال لائن میں کھڑے تھے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا اور اسلامی نعروں کی گونج میں مہمانانِ کرام کو جلسہ گاہ تک لے جایا گیا۔ تمام مہمانانِ خصوصی کی گلپوشی کی گئی۔ ساتھ ساتھ ویڈیو ریکارڈنگ بھی ہوتی رہی۔

جمعۃ المبارک کا خطبہ محترم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ کشمیر نے دیا۔

ٹھیک ۲ بجے بروز جمعۃ المبارک بعد نماز ظہر وعصر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اس دوران احباب زیرِ لب ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کے الفاظ دہراتے رہے۔ بعد میں اجتماعی دعا بھی کرائی گئی۔

افتتاحی تقریب

افتتاحی تقریب ٹھیک ۲:۱۵ بجے زیرِ صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر منعقد ہوئی۔

مکرم شیخ طارق احمد صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت قرآنِ مجید کے بعد محترم محمد نسیم خان صاحب نے عہد خدام الاحمدیہ اور محترم طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد اطفال الاحمدیہ دوہرایا۔

اس کے بعد نظم ''نونہالانِ جماعت'' مکرم طاہر سریر نے پڑھی۔ بعد میں صدر اجتماع کمیٹی مکرم جاوید احمد صاحب لون نے پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بسلسلہ اجتماع پڑھا۔ اور پیغام کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں حاضرین میں تقسیم بھی کی گئیں۔

(حضور انور کا یہ پیغام اسی شمارہ میں شائع کر دیا گیا ہے)

پہلی تقریر مکرم قائد علاقائی کشمیر مکرم منیب الرحمن صاحب نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں تنظیم خدام الاحمدیہ کی اہمیت بیان کی۔ جبکہ رپورٹ کارگزاری مجالس مکرم امتیاز احمد صاحب نے پیش کی۔

دوسری تقریر محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خدام الاحمدیہ کو اُنکی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ اس کے بعد ترانہ خدام عزیزم مُرشد احمد، اظہر شکیل اور زاہد مشتاق نے پیش کیا۔

صدارتی تقریر میں محترم امیر صاحب نے نظام جماعت کی اہمیت اور خدام الاحمدیہ کے نصب العین کی وضاحت کی۔

رات دیر گئے تک علمی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ جبکہ ۱۹ رجولائی ۲۰۰۳ء کو علمی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوتے رہے۔ اور ۱۹ رجولائی کو رات ۹ بجے حضور انورؒ کی معرکۃ الآراء کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth پر سیمینار ہوا۔ سیمینار محترم غلام نبی صاحب نیاز کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ پروگرام میں دو تقریریں ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم محمود احمد ٹاک آف یاری پورہ جبکہ دوسری تقریر مکرم عبدالباری صاحب ٹاک آف بالسو نے کی اور کتاب کی اہمیت وضاحت سے بیان کی گئی۔ ورزشی مقابلہ جات میں مجلس خدام الاحمدیہ شورت نے علی الترتیب مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد اور چیک ایمرچھ

کی والی بال ٹیم کو ہرا کر چیمپئن شپ حاصل کی۔اسی طرح موجودہ چیمپئن والی بال ٹیم شورت اور فضل عمر ٹیم ناصر آباد کے انصار کھلاڑیوں کے درمیان ایک نمائشی میچ ہوا۔جو شائقین کی خاصی دلچسپی کا موجب بنا۔نمائشی میچ کے معا بعد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا سنگِ بنیاد محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے رکھا۔اور دوسرے مہمانانِ خصوصی نے بھی باری باری پتھر نصب کیے اور اسکی تعمیر کے ساتھ کشمیر کی دیرینہ ضرورت پوری ہو جائے گی۔یہ دفتر قبرستان جماعت احمدیہ ناصر آباد کے سامنے والی زمین کے ایک حصہ میں تعمیر ہوگا جسے مقامی جماعت نے بلا معاوضہ فراہم کیا ہے۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب زیرِ صدارت محترم امیر صاحب کشمیر منعقد ہوا۔تلاوت کلام پاک مکرم خالد محمود آف چیک ایمر پچھ جبکہ نظم عزیز سہیل احمد خان نے پڑھی جو مقابلہ جات میں اوّل آئے تھے۔

پہلی تقریر محترم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت ناصر آباد نے کی اور دوسری تقریر محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔آپ نے اراکین خدام الاحمدیہ کی ذہنی اور اجتماعی اور جسمانی نشو و نما کو ضروری قرار دیتے ہوئے زندگی کے ہر شعبہ میں سبقت لے جانے کی ترغیب دلائی۔

اس کے بعد ایک نظم عزیزم طاہر سریر آف ناصر آباد نے پیش کی۔بعد ازاں مکرم جاوید احمد صاحب لون صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ ادا کیا جس میں آپ نے تمام مہمانانِ کرام، شرکاء جلسہ، رضا کاران اور زعماء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

تقسیم انعامات

اس کے بعد تقسیمِ انعامات کی تقریب ہوئی۔علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوئم اور سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات مہمانانِ خصوصی نے باری باری پیش کیے۔احباب بارک اللہ کا ورد کرتے رہے۔

آخر پر صدارتی خطاب میں محترم امیر صاحب کشمیر نے تمام شرکاء اجتماع کا شکریہ ادا کیا۔اور قیمتی نصائح سے خدام کو نوازا۔آپ نے موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق صبر، استقامت اور عملی نمونہ دکھانے کی ضرورت پر زور دیا۔اجتماعی دُعا کے ساتھ سال ۲۰۰۳ء کا صوبائی اجتماع کشمیر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کے دُور رَس نیک نتائج برآمد فرمائے۔آمین

عہدِ خلافت خامسہ کی پہلی بابرکت مالی تحریک

طاہر فاؤنڈیشن فنڈ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی Live نشریات سے احباب جماعت احمدیہ بھارت کو علم ہو چکا ہوگا کہ سیّدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۷ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات و خطابات، پُر معارف مجالس علم و عرفان اور بیش بہا تحریرات و ارشادات کی مختلف زبانوں میں شایانِ شان طریق پر تدوین و اشاعت...... عہدِ خلافت رابعہ میں جاری ہونے والی بابرکت تحریکات کے احیاءِ نو کے ...... اور اکناف عالم پر محیط حضور رحمہ اللہ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کو زندۂ جاوید بنانے کی غرض سے ایک انتہائی اہم اور وسیع منصوبہ کا اعلان فرمایا ہے۔اور اس مہتم بالشان منصوبہ کی تکمیل کے لیے ''طاہر فاؤنڈیشن فنڈ'' کے نام سے اپنے بابرکت عہدِ خلافت کی پہلی مبارک مالی تحریک فرمائی ہے جو بلاشبہ حضور رحمہ اللہ کے وجود باجود سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھنے کی وجہ سے ہر فردِ جماعت کی دلی خواہش اور تڑپ کی آئینہ دار ہے۔قادیان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے اس بابرکت تحریک کا اعلان سننے کے ساتھ ہی اس پر پورے جوش و خروش کے ساتھ عمل درآمد شروع ہو چکا ہے اور اس کے لیے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ''**طاہر فاؤنڈیشن فنڈ**'' کے نام سے باقاعدہ ایک امانت بھی کھولی جا چکی ہے۔نظارت بیت المال آمد عہدِ خلافت خامسہ کی اس پہلی بابرکت مالی تحریک میں بھارت کی دیگر تمام جماعتوں کے مخلص اور صاحبِ استطاعت احباب و مستورات سے بھی اسی مؤمنانہ شان کے والہانہ عملی مظاہرہ کی توقع رکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر فردِ جماعت کو اس بابرکت مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

رپورٹ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدرآباد

منعقدہ 25,24,23 مئی 2003ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو مورخہ 24,23 اور 25 مئی 2003ء کو خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ان میں خدام واطفال نے نہایت ہی جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔خدام واطفال کو کرکٹ، کبڈی، دوڑ، رسہ کشی اور تیرا کی وغیرہ کھیل کھلائے گئے۔اور اول دوئم اور سوئم آنے والی ٹیموں کو انعام دیا گیا۔

پہلا دن:-

مورخہ 23 مئی کو بعد نماز جمعہ اجتماع کے پہلے دن کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔اس اجلاس کی صدارت جناب حفیظ الدین غوری صاحب صدر حلقہ سعید آباد نے فرمائی۔تلاوت قرآن کریم عہد نامہ خدام واطفال کے بعد ایک نظم ہوئی جس کے معاًبعد علمی مقابلہ جات کا آغاز عمل میں آیا۔

سب سے پہلے علمی مقابلہ جات میں اطفال گروپ .A.B.C مقابلہ حسن قرأت کروایا گیا۔اس کے بعد مقابلہ پیغام رسانی، مقابلہ معائنہ مشاھدہ،خدام واطفال منعقد کیا گیا۔مقابلہ کوئیز خدام بھی کیا گیا۔جسمیں ۴ ٹیموں نے حصہ لیا۔جسمیں فلک نما کی ٹیم نے اول پوزیشن حاصل کی۔

(ایم اے صمد،مطاہر احمد،ایم اے نصیر،نیر احمد)

دوسرے دن مورخہ 25 مئی کا پروگرام:-

دوسرے دن مقابلہ نظم خوانی اطفال گروپ .A.B.C منعقد کئے گئے۔اسکے معاًبعد مقابلہ حسن قرأت خدام گروپ .A.B منعقد ہوا۔حسن قرأت کے ان مقابلہ جات کے معاًبعد مقابلہ تقاریر اطفال گروپ .A.B کے مقابلہ شروع ہوا۔ان مقابلہ جات کے بعد آخری پروگرام مقابلہ فی البدیہہ تقاریر شروع کیا گیا۔

تیسرے و آخری دن 25 مئی کا پروگرام:-

تیسرے دن کے اجتماع کا پروگرام صبح 10 بجے زیر صدارت جناب محترم صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید، عہدنامہ خدام الاحمدیہ، واطفال الاحمدیہ کے بعد ایک نظم پیش کی گئی۔اسکے بعد مکرم میر احمد اسلم صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ احباب کے سامنے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر بعنوان سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جناب مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے نہایت ہی جامع طور پر کی۔دوسری تقریر بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق'' مکرم سید فیروز الدین صاحب قادیان نے کی۔اسکے بعد اجتماع کے مقابلہ جات کا سلسلہ شروع ہوا۔سب سے پہلے مقابلہ نظم خوانی خدام گروپ (A) اور (B) شروع ہوا۔بعدہٗ مقابلہ تقاریر خدام گروپ (A) اور (B) شروع کئے گئے۔

اسکے ساتھ ہی علمی مقابلہ جات برائے خدام واطفال مکمل ہوگئے۔اور اس نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد اختتامی پروگرام زیر صدارت جناب محترم امیر صاحب حیدرآباد منعقد ہوا۔اس پروگرام کے مہمان خصوصی جناب صوبائی امیر صاحب آندھرا،مکرم امیر صاحب سکندرآباد،اور مکرم سید فیروز الدین صاحب تھے۔اس پروگرام کا آغاز مکرم ایم اے صمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔عہد خدام و اطفال کے بعد ایک نظم ہوئی۔بعد ازاں ''خلافت کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر جناب پروفیسر حافظ صالح محمد صاحب الہ دین امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے نہایت ہی مدلل تقریر فرمائی۔

پروگرام تقسیم انعامات:-

جن خدام واطفال نے ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ان کو مجلس کی جانب سے انعامات دیئے گئے۔

ان کے بعد پندرہ روزہ تربیتی کیمپ میں جن احباب نے خدمت خلق کے تحت کام سرانجام دئے ان کو مجلس کی جانب سے جناب قائد صاحب حیدرآباد کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔بعد ازاں مکرم میر احمد اسلم صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔آخر پر اختتامی صدارتی خطاب جناب امیر صاحب حیدرآباد نے فرمایا۔اور بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجلس کے کاموں کو مزید فعال بنانے کی طرف راہنمائی فرمائی۔آخر پر دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں احسن رنگ میں بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق نصیب کرے۔آمین!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

ناظمین اطفال توجہ دیں!

جملہ ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدگی سے ملکی دفتر کو ارسال کریں۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

نمایاں کامیابی

عزیز منصور احمد انیس ابن محترم محمد اسماعیل صاحب آف گرمیٹکال حال گلبرگہ (کرناٹک) نے دوران سال پی.یو.سی. سال دوم سائنس کے امتحان میں 94.5% نمبروں کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ نیز کامن انٹرنس ٹسٹ کرناٹک میں شعبۂ انجینئرنگ کے لئے "51" واں رینک اور میڈیکل کے لئے "59" واں رینک حاصل کیا ہے۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیز موصوف کے لئے ، والدین کیلئے اور جماعت کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سلسلہ احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے آمین۔ مبارک سو مبارک!

نوٹ۔ یہ اعلان مشکوٰۃ کے جولائی کے شمارہ میں شائع کردیا گیا تھا۔ اس میں سہو کتابت سے بچہ کے والد کا نام درج کرنے سے رہ گیا تھا اس لئے دوبارہ شائع کردیا گیا ہے (ادارہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ شیرین صادق بنت مکرم محمد صادق صاحب آف قادیان حال حیدرآباد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے SSC امتحان میں 492 نمبرات کے ساتھ فرسٹ کلاس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اور مستقبل میں عظیم کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ دینی و دنیاوی ترقیات سے مالامال فرمائے۔ "مبارک سو مبارک"

(اعانت مشکوٰۃ 300 روپے) (ادارہ)

اعلان ولادت

مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم استاذ جامعۃ المبشرین قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے نومولود کا نام دبیر احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم مولانا عبدالمطلب صاحب بنگالی درویش مرحوم کا پوتا اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔

بچے کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک خادم دین بننے کے لیے قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

رسالہ مشکوٰۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اہل علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوٰۃ)

DIL BRICKS UNIT

PH: 06723-35814

DELAWAR KHAN (EX. ARMY)
VILL :- KARDAPALLI
P.O. TIGIRIA
DISTT- CUTTACK (ORISSA)

تمباکو نوشی کے مضر اثرات

مرسلہ: عاشق حسین گنائی رشی نگر، کشمیر

دنیا میں نشہ آور چیزوں کا استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ اس کی شروعات مغربی ممالک سے ہوا کرتی ہے۔ اب نشہ آور گولیوں کے ساتھ ساتھ نشہ آور انجکشن بھی لگوائے جاتے ہیں۔ جو آج ایک فیشن بن چکا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسی نشہ آور چیزیں بنائی جاتی ہیں کہ جو نہایت قیمتی ہوا کرتی ہیں۔ جن میں ہیروئن قابلِ ذکر ہے۔ اس کاروبار میں ملوث لوگ کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ اور عوام الناس کو دو دو ہاتھ لوٹ رہے ہیں۔ اب تو کچھ نشہ آور مشروبات کا استعمال بھی نوجوانوں میں عام ہو چکا ہے۔ جن میں کوڈکس سرکوڈین وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ اس طرح معاشرہ میں ایک بہت بڑی بدعت نے جنم لیا ہے۔ جس کے بڑھاوے میں اکثر نوجوانوں کا ہاتھ ہے۔ جس طرح تمباکو نوشی دیکھا دیکھی سے ہی سیکھی جاتی ہے۔ اسی طرح نشہ آور ادویات کا پھیلاؤ بھیانک صورت اختیار کر رہا ہے۔ جسے قابو میں لانا کارے دارد والا مسئلہ دیکھائی دیتا ہے۔ تمباکو نوشی مختلف صورتوں اور انداز سے کی جاتی ہے۔ تمباکو حقہ کی مدد سے نوش کیا جاتا ہے۔ اور اس کا رواج زیادہ تر کشمیر میں ہے۔ یہاں مہمان کی تواضع اکثر حقہ پیش کرنے سے کیجاتی ہے۔ جس نے لازمی صورت اختیار کر لی ہے۔ اس طرح مہمانوں کو حقہ پیش نہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو کھایا بھی جاتا ہے۔ اسے پیس کر نسوار بنائی جاتی ہے۔ اور اس کی مختلف قسمیں بھی ہیں۔ ''خیاتی'' اس کی مشہور ترین قسم ہے۔ اور ہندوستان کے بیشتر حصوں میں استعمال بطور نشہ آور بوٹی کے کیا جاتا ہے۔ تمباکو کے ساتھ چونا ملا کر کھانا ہندوستان کے اکثر علاقوں میں اسی طرح عام ہے۔ جس طرح حقہ کا استعمال کشمیر میں بنیادی ضرورت سمجھا جانے لگا ہے۔ سگریٹ بیڑی تمباکو نوشی کی مہذب اور اعلیٰ ترین صورت ہے۔ آپ مجلس میں بیٹھے ہوں یا گاڑی میں، سفر کرتے ہوں لوگ کش پہ کش لگا کر پیچ و خم کھاتا ہوا دھواں فضا کی طرف چھوڑتے ہیں۔ سگریٹ اور تمباکو نوشی کی صورت میں اس کا تیسرا حصہ منہ کے ذریعہ سیدھا پھیپھڑوں میں پہنچایا جاتا ہے اور اس کے تین حصے ماحولیات کو کثیف بنانے کے لئے فضا میں چھوڑے جاتے ہیں۔ اس کا ایک حصہ دماغ میں چلا جاتا ہے۔ جو چند منٹ سکون محسوس کرانے کے بعد جگر معدہ سے ہوتا گردوں کی مدد سے پیشاب کے خارج ہوتا ہے۔ جب سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی تیزی سے کی جائے تو دھواں 135 مارٹ ہیٹ درجہ حرارت سے منہ کے اندر داخل ہوتا ہے۔

تمباکو میں دو جز ہوا کرتے ہیں۔ نیکوٹین اور تیز و پیرین تمباکو میں موجود نیکوٹین کے نگلنے سے خون کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں۔ نکوٹین ایک مہلک مادہ ہے جس کا تیزی سے منہ میں داخلہ موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جہاں تک تیز و پیرین کا تعلق ہے یہ ایک مادہ ہے اور حیوانات پر کیے گئے تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس سے کنسر جیسی مہلک اور لاعلاج بیماری لاحق ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو سگریٹ کا کش پہ کش لگاتے ہیں۔ ایسے سگریٹ نوش جو سگریٹ کا آخری حصہ پی کر ہی دم لیتے ہیں اپنے جسم میں زیادہ سے زیادہ سخت قسم کی خراش پیدا کرتے ہیں۔ تمباکو نوشی سے تیزاب زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے منہ یا معدہ کے اندر السر پیدا ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی دماغ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ عادی تمباکو نوش قلی نکوٹین کے لئے بے قرار رہتا ہے اور پریشانی یا مختلف مسائل پیش آنے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تمباکو یا سگریٹ استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ نیکوٹین جسم کے اندر داخل کرتا ہے جو چند منٹوں کے لئے اس کے دماغ کے خلیوں پر اثر انداز ہو کے سکون محسوس کراتے ہیں۔ لیکن دور رس اثرات چھوڑتے ہیں۔ جو صحت کے لئے زیادہ مضر ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ نکوٹین کی جو مقدار براہِ راست دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے چند منٹوں تک ہی فرحت اور مسرت بخشتی ہے۔ بعد ازاں جسم کے اعضائے رئیسہ پر مہلک اثرات چھوڑ کے اسے ہمیشہ کے لئے بیمار بنا دیتی ہے۔

سگریٹ اور تمباکو نوشی کے برے اثرات سے لوگوں کو واقف کرانا عوام اور حکومت پر یکساں فرض بنتا ہے۔ لیکن ایک طرف سگریٹ کی ڈبی پر Smoking is ingerious to health لکھا ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی تعریف میں بڑے بڑے اشتہار اخباروں میں شائع کیے جاتے ہیں۔ اس لئے ان پر بھی پابندی لگائی جائے۔ اس کے مضر اثرات سے واقفیت دینے کے لئے اسکولوں اور کالجوں میں سیمینار منعقد کیے جائیں۔ عوام الناس کی بیداری کے لئے گاؤں گاؤں جا کر اس کے خلاف تحریک چلائی جائے اور رائے عامہ کو بیدار کیا جائے تاکہ کسی حد تک اس پر قابو پایا جا سکے۔

وادیٔ کشمیر کے واقفین نو کا تیسرا صوبائی سالانہ اجتماع

الحمدللہ کے وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کے واقفین نو بچوں کا تیسرا صوبائی سالانہ اجتماع مؤرخہ 27/جون 2003ء کو بمقام جماعت ناصر آباد منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مرکز قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب چیئر مین نیشنل کمیٹی وقفِ نو کی اجازت سے محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور محترم محمد نسیم خان صاحب نیشنل سیکریٹری وقفِ نو بھارت و صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت شامل ہوئے۔

اسی طرح مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور کشمیر سے محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر اور مکرم محمد رمضان صاحب شائق صوبائی سیکریٹری وقفِ نو کشمیر نے بھی شرکت کی۔ اس اجتماع کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں دی جائے گی۔

(ادارہ)

هو الشافی HOWASHAFEE

ھومیو پیتھک کلینک قادیان

Homeopathic Clinic Qadian

ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر

We treat but Allah cures

محلہ احمدیہ، قادیان، پنجاب-143516

(Res.) 01872-220351
(Clinic) -222278

فللہ الحمد

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿الجاثیۃ ۳۷-۳۸﴾

We treat but Allah cures. ھو الشافی

Praise & Greatness-All For Allah Only.

طالب دعا

Fatema Rashid

Nursing Home & Hospital

Qadian.143516.Punjab

فاطمہ رشید ہسپتال قادیان

Ph: 01872-220002, 220404
Fax: 01872-221223

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞

Ahmad Fruit Agency

Commission & Forwarding Agents
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2003ء

12,11 اور 13 اکتوبر 2003ء

علمی وورزشی مقابلہ جات ودیگر پروگراموں کی تفصیل

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 34واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 25واں سالانہ اجتماع اکتوبر کی 12,11 اور 13 تاریخوں میں (بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار) مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہوگا (انشاء اللہ)۔ اس موقعہ پر ہونے والے مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کا تفصیلی پروگرام پیش ہے۔ چونکہ یہ اجتماع خلافت خامسہ کا پہلا اجتماع ہے اور نومبائعین کی مجالس سے کثرت کے ساتھ نمائندگان کی شرکت متوقع ہے۔

لہذا اہتمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ خُدام واطفال کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور اس میں شریک ہونے والوں کو بے انتہا برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

حسن کارکردگی:- اسکے لئے بھارت کی جملہ مجالس خُدام واطفال کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اوّل، دوئم وسوئم آنے والی خُدام واطفال کی مجالس کو انعام دیئے جائیں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

علمی مقابلہ جات خُدام

مقابلہ حسن قرأت:- (الف، ب، ج) وقت 2 منٹ (حزب ''الف'' اور ''ب'' کا مقابلہ مشترکہ ہوگا)

مقابلہ نظم خوانی:- (الف، ب، ج) وقت دو (2) منٹ (حزب ''الف'' اور ''ب'' کا مقابلہ مشترکہ ہوگا)

☆- مکمل قصیدہ حفظ سنانے والے کیلئے بھی خصوصی انعام ہے۔ خُدام اور اطفال کا الگ الگ مقابلہ ہوگا۔

نظم خوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام کے علاوہ صحابہ کرامؓ وصحابیات حضرت مسیح موعودؑ کے کلام بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

مقابلہ تقاریر:- وقت چار منٹ (الف، ب، ج) (حزب الف، ب، ج کا مقابلہ الگ الگ ہوگا)

عناوین: (۱) سیرت آنحضرت ﷺ کا کوئی ایک پہلو۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک پہلو
(۳) موجودہ زمانہ کی بدیاں اور خُدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ (۴) M.T.A کی برکات
(۵) خلافت رابعہ کا بابرکت دور

مقابلہ کوئز:- **(نصاب کوئز خدام و اطفال):** (۱) کتاب دینی معلومات (۲) معلومات عامہ 2003ء (General Knowledge): Politics, Sports & Current Affairs (۳) آڈیو راؤنڈ (۴) خطبات حضرت امیر المؤمنین (اخبار بدر کے جون، جولائی 2003ء کے شماروں میں جو خطبات طبع ہوئے ہیں اُن میں سے سوالات ہوں گے۔ (صرف خدام کے لئے)

کوئز پروگرام میں حصّہ لینے والے خُدام کا مقابلہ سے قبل ایک تحریری ٹیسٹ لیا جائے گا۔ اُس میں کامیاب ہونے والی ٹیموں کو ہی مقابلہ میں شریک کیا جائے گا۔

مشاہدہ و معائنہ | پیغام رسانی | پرچہ ذہانت

ورزشی مقابلہ جات خُدام

(۱) بیڈمنٹن سنگلز (۲) دوڑ 100 میٹر (۳) Relay Race 4X100 (۴) فٹ بال (۵) والی بال (۶) نیشنل کبڈی (۷) رسہ کشی (۸) لانگ جمپ (۹) shot put (۱۰) میوزیکل چیئر (35 سال سے اوپر کے خدام کے لئے)

ی مقابلہ جات اطفال

مقابلہ حسن قرأت:- (الف، ب، ج) وقت ڈیڑھ منٹ   **مقابلہ نظم خوانی:-** (الف، ب، ج) وقت ڈیڑھ منٹ

مقابلہ تقاریر:- (الف، ب، ج) وقت 3 منٹ

عناوین تقاریر:
(۱)- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳)- اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل (۴)- سیرۃ بانی تنظیم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
(۵) خلافت رابعہ کی برکات

مقابلہ بیت بازی:- (سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور احمدی شعراء کے کلام سے)

کوئز:- (نصاب کوئز خدام و اطفال مشترک ہے۔)

(اسکے علاوہ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام اطفال کے لئے ایک دینی مقابلہ ہوگا۔)

ورزشی مقابلہ جات اطفال

(۱) فٹ بال (۲) بیڈمنٹن سنگلز (۳) نشانہ غلیل (۴) دوڑ 100 میٹر (گروپ A/B) (۵) نیشنل کبڈی (۶) تین ٹانگ کی دوڑ (۷) بچوں کی دلچسپ کھیلیں۔

خصوصی نشست:- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب **Revelation, Rationality ,Knowledge & Truth** پر ایک سیمینار منعقد ہوگا۔

ضروری ہدایات:-

(۱) واضح رہے کہ خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ایسے اجتماعات میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔
(۲) امسال اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ جس میں میزانیہ آمد و خرچ اور دیگر امور پیش ہوں گے۔
(۳) قائدین کرام سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو خُدام و اطفال تک پہنچانے کا انتظام کریں تا کہ اجتماع میں شامل ہونے والے بروقت مقابلہ جات کی تیاری کر سکیں۔
(۴) مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خُدام و اطفال کے اسماء قائدین مجالس کی وساطت سے آنے چاہئیں۔

(۵) مجالس، لائحہ عمل کے مطابق اپنے اپنے ہاں مقامی اجتماع منعقد کریں اور صرف پانچ منتخب خُدام و اطفال کے اسماء ہی مقابلہ جات میں حصہ لینے کیلئے بھجوائیں۔

(۶) علمی مقابلہ جات میں ججز صاحبان اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری صاحبان کا فیصلہ آخری ہوگا۔

(۷) اس سال کے پروگراموں میں کچھ کمی بیشی کی گئی ہے۔ لہذا پروگرام غور سے پڑھلیں اور اس کے مطابق تیاری کروائیں۔

(۸) اجتماع کے پروگرام میں حسب ضرورت ردّوبدل کرنے کا اختیار صدر مجلس خُدام الاحمدیہ بھارت کو ہوگا۔

(۹) ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خُدام کیلئے Kit یا Trousers استعمال کرنا ضروری ہوگا۔ روزمرہ کا لباس پتلون رشلوار قمیص میں مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۱۰) مقابلہ حُسن قراءت کیلئے خُدام و اطفال کا پہلے ٹیسٹ لیا جائیگا۔ ٹیسٹ میں پاس ہونے پر ہی مقابلے کیلئے اسٹیج پر آنے کی اجازت ہوگی۔

(۱۱) علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال کے تین معیار قائم کئے گئے ہیں (الف) گریجویٹ و جامعہ احمدیہ کے درجات کے طلبہ (ب) 2+ و جامعہ احمدیہ کے ابتدائی چار سال کے طلبہ اور جامعۃ المبشرین کے طلبہ (ج) نومبائعین۔ (حسن قراءت اور نظم خوانی میں معیار الف اور ب کا مقابلہ مشترکہ ہوگا تاہم تقریری مقابلہ میں تینوں معیار کا الگ الگ مقابلہ ہوگا۔) اللہ تعالیٰ سے دُعا ہیکہ تمام خُدام و اطفال کو احسن رنگ میں اجتماع کی تیاری کرنے اور اس میں شریک ہونے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

(شعیب احمد، صدر اجتماع کمیٹی 2003ء، مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت قادیان)

JMB Ricemill Pvt. Ltd.

AT: TISALPUT, P.O.: RAHANJA, BHADRAK, PIN-756111
Ph: 06784-50853 Res: 50420

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے" (کلام امام الزمان)

قابل تقلید مثال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر کہ تربیت و اصلاح کے ٹھوس پروگرام بنائے جائیں، نظارت اصلاح و ارشاد اپنے مبلغین کرام اور اُمراء کرام اور صدر صاحبان جماعت کو توجہ دلا رہی ہے۔

(ا) اِس سلسلہ میں مکرم ایم بشارت احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ چنئی (مدراس) کی رپورٹ محررہ 23-6-03 موصول ہوئی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر جماعتوں کے لئے قابل تقلید بھی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:-

''خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ چنئی میں ہر ماہ مجلس عاملہ کا اجلاس ہوتا ہے جسمیں جماعت کی تربیتی تبلیغی و اصلاحی امور پر غور کیا جاتا ہے۔

ماہ جنوری 2003ء میں ہی سال بھر کا تربیتی پروگرام تیار کر کے گھر گھر میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اسکے علاوہ 25-2-03 کو دن بھر کا پروگرام بنا کر اسمیں گھریلو زندگی کو جنت بنانے کے لئے حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تقریریں ہوئیں۔ اس پروگرام میں احباب و مستورات دوسو سے زائد شریک ہوئے تھے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ ہر ماہانہ اجلاس میں حضور انور رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور لجنہ سے خطابات سے تربیتی اقتباسات سناتی رہتی ہیں۔

اس کے باوجود جب ہم نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے ذریعہ سے جو بھی تربیتی پروگرام کرتے ہیں وہ ہفتہ میں صرف چند گھنٹوں کی بات ہے۔ باقی تمام اوقات گھر یا گھر سے باہر گذارا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے آج گھر اور گھر سے باہر کا ماحول Cable T.V. کی وجہ سے نہایت ہی مسموم ہو چکا ہے۔ لہذا جب تک ہر احمدی گھرانے میں Cable T.V. کی جگہ M.T.A. نہ لے لے تربیتی نظام کو صحیح رنگ میں کامیاب بنایا نہیں جا سکتا۔ اسلئے مجلس عاملہ چنئی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر گھر میں M.T.A. لگانے کی طرف ہر ممکن توجہ اور کوشش کی جائے۔ چنانچہ گزشتہ ماہ تین گھروں میں M.T.A. لگ چکا ہے۔ اس ماہ مزید دو گھروں میں لگانے کا امکان ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔''

اللہ کرے کہ مجلس عاملہ چنئی کی یہ کوشش بہت کامیاب اور مقبول ہو۔

جن جماعتوں میں احمدیوں کے گھر قریب قریب ہیں وہاں ایک ڈش کے ذریعے تمام گھروں میں M.T.A. کا کنکشن دیدیا جاتا ہے۔ ہمارے قادیان میں اس نظام کے تحت ہر گھر میں M.T.A. کا کنکشن موجود ہے۔ لیکن بڑے شہروں میں دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ City Cable والوں سے بات کر کے M.T.A. کا چینل بھی شروع کروایا جائے۔ اس طرح احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت گھرانے بھی چاہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔ بعض شہروں میں جماعت کی کوشش سے یہ نظام جاری ہو چکا ہے۔ اگر یہ صورت ممکن نہیں تو پھر انفرادی طور پر ہر گھرانہ کو اپنی ڈش لگانے کا انتظام کرنا چاہئے۔ اب تو چار چھ فٹ کی ڈش بھی کافی ہو جاتی ہے ڈیجیٹل ریسیور اور ڈش وغیرہ کل ملا کر 10 ہزار روپے سے بھی کم میں آ جاتا ہے۔ اور نئی نسل کی تربیت کے لئے زیادہ محفوظ اور بہتر طریقہ بھی یہی ہے کہ Cable T.V. سے نجات حاصل کر کے انفرادی ڈش لگوا کر صرف M.T.A. پر Set کر کے رکھا جائے۔ آجکل تو بفضلہ تعالیٰ M.T.A. پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کے بکثرت مجالس علم و عرفان اور ترجمۃ القرآن کلاس وغیرہ نشر کی جا رہی ہیں جو نئی نسل کی تعلیم تربیت اور غیر از جماعت کی تبلیغ کے لئے بیحد مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان کے تمام احمدی گھرانوں کو اس نعمت سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ میلاپالیئم تامل ناڈو اپنی رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جون ۲۰۰۳ء میں لکھتے ہیں:-

"مجلس عاملہ میلا پالئیم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر ماہ کسی نہ کسی موضوع پر اشتہار شائع کیا جائے۔ چنانچہ اس ماہ خلافت کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں وضاحت کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت خامسہ کے قیام کی اطلاع بھی عوام تک پہنچائی گئی۔ دس ہزار کی تعداد میں یہ اشتہار شائع کیا گیا۔ اشتہار تقسیم کرنے میں خدام واطفال نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔"

احباب جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ وتربیت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہارات شائع نے کا سلسلہ بھی برابر جاری رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ روحانی خزائن کے سیٹ میں مجموعہ اشتہارات کی جلدیں بھی موجود ہیں۔ پس جماعت میلا پالئیم نے ہر ماہ ایک اشتہار شائع کرنے اور تقسیم کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے بہت ہی قابل قدر اور قابل تقلید مثال ہے۔ دیگر جماعتوں کو بھی اس طرح توجہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(ناظر اصلاح وارشاد، قادیان)

Love For All
Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. And C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission,
Gangtok, Sikkim
☎ 03592-220107, 281920

Rakesh Jewellers
To every kind of
Gold and Silver ornament
All kinds of Rings &
"Alaisallah" Rings also sold
Kishen Seth, Rakesh Seth
Main Bazarl, Qadian
01872-221987, 220: 90 (PP)
سو سال پرانی سیٹھ پیارے لعل صراف کی دوکان

Syed Zishan
Prop.
Adnan
Electronic Amroha
Manufacturer & Suppliers
D.C. Fan & D.C. Light Parts
Phone.
05922-260826 (Off.) 260055 (Res.)
Uroosa Trading Co.
Chaman Bidi Street, Amroha
J.P. Nagar-244221

رپورٹ ۱۱ ویں سالانہ مقابلہ جات

جامعۃ المبشرین قادیان

……دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد……

……پُرسکون ماحول میں علمی محفل سوال و جواب کا انعقاد……

……خصوصی تربیتی اجلاس کا انعقاد……

ازمکرم مولوی عبدالعلیم آفتاب، مدرس جامعۃ المبشرین

ہر تعلیمی ادارہ میں ایسی تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلباء کو علمی و ورزشی جوہر کو عیاں کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ ادارۂ جامعۃ المبشرین کا بھی یہ طرۂ امتیاز ہے کہ یہاں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی منظوری اور راہنمائی میں ہر سال ایسے ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں خالص دینی ماحول میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں محبت اور پیار کی فضا میں طلباء ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس غرض سے ایک بجٹ محض اسی غرض سے مختص کیا گیا ہے جس کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی خاطر طلباء میں انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ امسال بھی ادارہ جامعۃ المبشرین نے ۱۱ویں سالانہ ٹورنامنٹ کا انعقاد مؤرخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۲۰۰۳ء بروز سوموار، منگل، بدھ و جمعرات قادیان دارالامان میں کیا۔ اس ٹورنامنٹ کی تیاری کے لئے ایک ماہ قبل ہی محترم مولوی عبدالعلیم صاحب آفتاب صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے جملہ پروگرام و مقابلہ جات کی تفصیل تیار کر کے تمام کلاسز کے نگران صاحبان کو ارسال کر دی۔

اس کے تحت مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا:

مقابلہ حسنِ قراءت، نظم خوانی، تقاریر، کوئز، پیغام رسانی، حفظ قصیدہ خوانی وغیرہ۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا:

فٹ بال، کرکٹ، والی بال، نیشنل کبڈی، رسہ کشی، دوڑ ۱۰۰ میٹر و ۴۰۰ میٹر، جیولن تھرو، شاٹ پٹ، میوزیکل چیئر وغیرہ۔

لہٰذا تمام نگران صاحبان نے اپنی اپنی کلاسز میں بہت محنت اور دلجمعی کے ساتھ طلباء کو اس ٹورنامنٹ کے لئے تیار کیا اور کلاسز کی بہترین نمائندگی کے لیے ہر مقابلہ کے لئے طلباء کا انتخاب کیا گیا اور آخری وقت تک بھرپور تیاری کروائی گئی۔

پہلا دن 24/مارچ 2003ء بروز منگل

افتتاحی تقریب

مؤرخہ ۲۴/مارچ ۲۰۰۳ء بروز سوموار صبح ٹھیک دس بجے سالانہ ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب کا آغاز نہایت ہی خوش گوار موسم میں جامعہ کی گراؤنڈ میں ہوا۔ مقابلہ جات کے لیے بہت ہی خوبصورت پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ اس تقریب کی صدارت مکرم و محترم جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد نے فرمائی جبکہ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی ناظر تعلیم نے بطور مہمانِ خصوصی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ عزیزم عبدالحکیم میر نے تلاوت قرآنِ کریم کی سعادت پائی جبکہ عزیز فضلِ عمر نے خوش الحانی سے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ بعد ازاں محترم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم قائم مقام ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے طلباء سے خطاب کیا۔ موصوف نے سب سے پہلے مندوبین حضرات کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد محترم موصوف نے ہر سال ٹورنامنٹ کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور طلباء کو اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ موصوف نے تمام طلباء کو ان پروگراموں میں پورے ذوق و شوق کے ساتھ شامل ہونے کی ہدایت کی۔ بعد ازاں موصوف نے طلباء کو عاجزی اور انکساری کے اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے صبر و رضا کے ساتھ میدانِ عمل میں پیغام حق پہنچانے کی نصیحت کی۔

بعد ازاں مہمانِ خصوصی محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی ناظر تعلیم نے خطاب فرمایا۔ موصوف نے اپنے خطاب میں طلباء کو حفظانِ صحت کی طرف توجہ دلائی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پیش کی کہ ''ایک صحتمند مومن کمزور مومن سے بہتر ہے''۔ آپ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سے واقعات پیش کیے اور حضورؑ کے ارشادات پیش کیے جن میں جماعت کو سیر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ موصوف نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ آپسی محبت اور اخوت کی فضا میں ان مقابلہ جات میں حصہ لیں۔ آخر میں موصوف نے مقابلہ جات کی کامیابی کے لیے بھی دعا کی۔

بعد ازاں محترم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نے اپنے صدارتی خطاب میں پورے ہندوستان میں نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لیے کی جانے والی مساعی کا مختصر تذکرہ فرمایا اور طلباء کو اپنے تعلیمی دور سے مکمل

استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نظام کی مکمل پابندی پر بھی زور دیا۔ دعا کے ساتھ اس افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔

اس افتتاحی تقریب کے معاً بعد صبح ۱۰:۳۰ تا ۱۲:۰۰ بجے مقابلہ حسنِ قراءت منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ بہت ہی دلچسپ رہا اور مقابلہ میں حصہ لینے والے طلباء نے بہت ہی دلنشیں انداز میں کلام پاک کی تلاوت کی۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق اس مقابلہ میں عزیزم شفاعت اللہ صاحب، عزیزم تاجر الاسلام اوّل، عزیزم عبدالحکیم میر دوئم اور عزیزم محمد حسن نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

بعدۂ ۱۲:۰۰ تا ۱:۰۰ بجے پنڈال میں ہی مقابلہ پیغام رسانی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں فصل ثانی-۱۳ اوّل، فصل ثالث-۳ دوم قرار پائی۔

نماز ظہر وعصر و وقفہ برائے طعام کے بعد ۲:۰۰ تا شام ۶:۳۰ بجے جامعہ کی گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن سے شائقین کی ایک بڑی تعداد محظوظ ہوئی۔

شبینہ اجلاس

شبینہ اجلاس ٹھیک ۸:۰۰ بجے منعقد ہوا۔ اس میں دلچسپ مقابلہ کوئیز کروایا گیا۔ جسے مکرم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نے پیش کیا۔ مقابلہ کے دوران حاضرین سے بھی بہت سے انعامی سوالات پوچھے گئے۔

اس طرح سے رات ۹:۳۰ بجے پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن 25 / مارچ 2003ء بروز منگل

پہلا اجلاس

دوسرے دن صبح سے ہی آسمان پر بادل چھایا ہوا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کا بے حد فضل رہا اور بارش بالکل نہ ہوئی اور بنا کسی دشواری اور تعطل کے تمام پروگرام نہایت ہی خوشگوار موسم میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صبح ٹھیک ۹:۳۰ بجے مقابلہ نظم خوانی منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں طلباء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور علماء سلسلہ کے منظوم کلام کو خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس مقابلہ میں عزیزم نور الاسلام اوّل، عزیزم مشتاق احمد و عزیزم عبدالحسن دوم اور عزیزم تسنیم احمد شیخ سوم انعام کے حقدار قرار پائے۔

مقابلہ نظم خوانی کے معاً بعد دلچسپ مجلسِ سوال و جواب کا انعقاد کیا۔ اس پر معارف مجلس میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون اور محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت نے طلباء کے مختلف علمی استفسارات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس تقریب سے طلباء نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا اور علماء سلسلہ سے روبرو ہو کر اپنے علم میں اضافہ کیا۔

نماز ظہر وعصر اور وقفہ برائے طعام کے بعد ۳:۰۰ بجے سے شام ۶:۳۰ بجے تک احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا۔

شبینہ اجلاس

شام ٹھیک ۸:۰۰ بجے مقابلہ تقاریر کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلباء نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کو بہت ہی مؤثر انداز میں پیش کیا۔ اس مقابلہ میں عزیزم اطہر حسین نے اوّل، عزیزم کرامت احمد نے دوم اور عزیزم قاضی عطاء الحئی نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

تیسرا دن 26 / مارچ 2003ء بروز بدھ

اس روز تمام دن احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات کے دلچسپ فائنل میچ کروائے گئے۔ جس میں شائقین کی ایک بڑی تعداد کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے موجود تھی۔

خصوصی تربیتی اجلاس

رات ٹھیک ۸ بجے جامعہ کی گراؤنڈ میں تیار کیے گئے پنڈال میں ایک خصوصی تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم و محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء و سابق ہیڈ ماسٹر جامعہ احمدیہ نے فرمائی۔ مہمانانِ کرام کے پہنچنے پر اس اجلاس کا آغاز عزیزم محمد تاجر الاسلام کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں عزیزم مشتاق احمد نے اپنی دلکش آواز میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔

بعد ازاں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار "بــــدر" نے اپنے مخصوص دلنشیں انداز میں طلباء سے ''وقفِ زندگی کی اہمیت'' پر خطاب فرمایا۔ محترم موصوف نے فرمایا کہ وقفِ زندگی سنتِ انبیاء ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول قربانی ہے جس میں ایک شخص اپنی تمام تر خواہشات، تمناؤں اور اغراض سے تہی دست ہو کر خدا تعالیٰ کی مرضی کو اختیار کر لیتا ہے۔

محترم موصوف نے سیرت النبیؐ کے وہ واقعات پیش کیے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضورؐ کا وقف کتنا عظیم الشان تھا اور آپؐ نے غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد کی خاطر کتنی بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں اور ہر قسم کی صعوبتیں اور اذیتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ آپ کو اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت اختیار کرنی پڑی۔

محترم موصوف نے مزید فرمایا کہ ایک انسان وقفِ زندگی کا اصل اور حقیقی مقصد تبھی حاصل کر سکتا ہے جب وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اطاعت و فرمانبرداری کے اعلیٰ ترین معیار پر قائم رہے۔

بعد ازاں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں وقفِ زندگی کے متعلق بہت ہی احسن پیرایہ میں توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ شبینہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چوتھا دن 27/مارچ 2003ء بروز جمعرات

اس روز صبح ۸ بجے سے شام ٦ بجے احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات کے فائنل میچ منعقد ہوئے۔ علاوہ ازیں ۳۰ سال سے زائد عمر کے طلباء کے لیے دلچسپ مقابلہ میوزیکل چیئر منعقد کیا گیا۔ سب سے آخر میں اساتذہ جامعۃ المبشرین اور طلباء کے مابین والی بال اور رسہ کشی کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات نہایت ہی کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی تکمیل پذیر ہوئے۔

خصوصی تقریب تقسیم انعامات والوداعیه

مؤرخہ ۳۰/اپریل ۲۰۰۳ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جامعہ کی گراؤنڈ میں تقریب تقسیم انعامات والوداعیہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے بطور صدر اجلاس اور محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی ناظر تعلیم نے بطور مہمانِ خصوصی شمولیت فرمائی۔ علاوہ ازیں انتظامیہ کی خصوصی درخواست پر جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ و درویشان کرام بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین، ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی ناظر تعلیم، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون، محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء، محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور صدرِ اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے طلباء کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں سالانہ ٹورنامنٹ کے جملہ علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز کلاسز میں نمایاں و امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے گئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعدۂ تمام مہمانِ کرام، مندوبین اور طلباء کے اعزاز میں عشائیہ منعقد ہوا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ تکمیل پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ پروگرام کو طلباء کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور طلباء پر اس کے نیک دوررس اثرات ڈالے۔

امین اللھم امین

هذا من فضل ربي
K A Nazeer Ahmad
Mobile : 98471-87026
Phone: 0495-2405834 (Res.)
0495-2702163 (off.)
Wholesale and Retail Sellers
All Kinds of Belts, School Bags & Caps, Chappals
13/602 F
Rly. Station Link Road
Near Apsara Theatre
Calicut-673002

Apsara Belt Corner

Janic Eximp
Manufacturers, Exporters & Importers
Of All Kinds of Fashion Leather

16-D, Topla 2nd Lane, Kolkata-39
Phone 91-33-3440150
Mobile 09831075426
Fax 91-33-3440150
E-mail: janiceximp@usa.net

وصایا

موصیوں نے منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔

﴿سیکریٹری بہشتی مقبرہ﴾

وصیت نمبر 15229

میں بی بی احمد کبیر ولد بی ایچ عبد القادر قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت مئی 1986 ساکن ارنا کولم ڈاکخانہ ارنا کولم نورتھ ضلع ارنا کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے (۱) اسوقت میری کوئی منقولہ جائیداد نہیں (۲) ایک فلیٹ جسکی موجودہ [illegible] میری اس وقت ماہوار آمد دس ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ [illegible] ادا کرتا رہوں گا۔ میں آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دوں گا۔ اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.11.02 سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ٹی کے محمود معلم وقف جدید	بی بی احمد کبیر ولد بی ایچ عبد الکبیر	شمس الدین ولد محمد کویا

وصیت نمبر 15230

میں منیرہ بیگم ولد مولوی نصیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ پیدائش [illegible] ساکن [illegible] ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب [illegible] حواس [illegible] آج بتاریخ 1.8.02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد اس طرح سے ہے۔
ا۔ دو انگوٹھی طلائی -/3600 (۲) ایک ہار طلائی آدھا تولہ -/2500 حق مہر بذمہ خاوند -/3600 کل میزان -/9700۔ اگر آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنے خورد و نوش مبلغ -/360 روپے۔ بجٹ پر چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت 1.8.02 سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
نصیر احمد بھٹی	منیرہ بیگم	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15231

میں منیر الحق بنگالی ولد مکرم جہاں عالم مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر 38 سال تاریخ بیعت 1976 ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12.3.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں اس وقت بطور مبلغ سلسلہ خدمت کر رہا ہوں جہاں سے مجھے -/3381 روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس آمد کا 1/10 حصہ تا زندگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے والدین کیرہ جماعت بنگال میں رہتے ہیں۔ جہاں میرے والدین کا ایک مکان، دو تالاب اور اندازاً ایک بیگھہ زمین ہے۔ اس میں میرے والدین پانچ بھائی اور ایک بہن کا حصہ ہے خاکسار کو اس میں سے جو حصہ ملے گا خاکسار اُسکی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو دے گا۔ اور اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس کے بعد بھی اگر کوئی جائیداد اور آمد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ میری وصیت 1.4.02 سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ	العبد	گواہ
جاوید اقبال چیمہ	منیر الحق	شکیل احمد کریم

وصیت نمبر 15232

میں سلیم احمد ولد نتھو خان صاحب قوم راجپوت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1975 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.2.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا اس وقت ایک ذاتی مکان

فیروزآباد محلہ حبیب گنج نئی آبادی میں ہے جس کی قیمت اندازاً-/210000روپے ہوگی والدصاحب بحیات ہیں۔آبائی جائیداد بھی تقسیم نہیں ہوئی۔فیروزآباد میں میری دکان تھی مخالفت کی وجہ سے سب کچھ چھوڑکر قادیان آنا پڑا۔اسلئے اس وقت میرا گزارہ بچوں کی طرف سے دیئے جانے والے خوردونوش پر ہے جوکہ مبلغ-/1500روپے ماہوار ہے۔اگر آئندہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت 1.2.03 سے نافذ العمل کی جائے۔ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد   العبد   گواہ شد
شریف احمد   سلیم احمد   نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15233

میں بلقیس بیگم زوجہ مکرم سلیم محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔منقولہ جائیداد اس طرح سے ہے۔

حق مہر مبلغ-/3000روپے وصول شدہ زیور طلائی کان کے کانٹے چار گرام-/1800 کوکا ایک گرام-/400 زیور نقرئی پازیب چار تولہ چاندی-/320 میزان کل-/3520 اس کے علاوہ خاکسار ماہوار خوردونوش پر مبلغ-/300 روپے ماہوار پر چندہ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔اگر آئندہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت مورخہ 1.2.03 سے نافذ العمل کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد   الامۃ   گواہ شد
سلیم احمد ابن نوخان   بلقیس بیگم   نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15234

میں میر عبدالحمید ولد مکرم میر عبدالحی صاحب قوم میر پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری اس وقت کسی قسم کی کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے میرے والدین بقید حیات ہیں ان کی کچھ جائیداد ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔جسکی تفصیل اس طرح ہے۔ایک مکان معہ صحن دوگونٹھ بمقام محی الدین پور سونگرہ ہے اس کی تقسیم ہونے پر انمیں سے جو حصہ ملے گا اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دے دوں گا اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔میں اس وقت جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں ماہوار-/300روپے جیب خرچ پر حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

نیز آئندہ اگر کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔میری وصیت یکم فروری 2003 سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد   العبد   گواہ شد
محمد انور احمد   میر عبدالحمید   عطاء المجیب

وصیت نمبر 15235

میں پی وی شمس الدین ولد مکرم کے وی محمد کویا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت 31.12.88 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم۔صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔اور 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔میری اس وقت ماہانہ آمد مبلغ-/5000روپے ہے اور سالانہ-/60000روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت 1.4.03 سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد   العبد   گواہ شد
کے پی محمد اشرف   پی وی شمس الدین   پی پی احمد کبیر

وصیت نمبر 15236

میں عبدالکریم ولد مولوی عبداللطیف صاحب قوم قریشی پیشہ معلم عمر

65 سال پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد اس طرح سے ہے۔ مکان کاہلواں نزد قادیان جس کے 1/3 کا حصہ دار ہوں۔ حدیث 196 رقبہ ایک کنال 10 مرلے۔ آبائی جائیداد میں 9 کنال زمین کپواڑا موضع مفت ریڈا میں ہے خسرہ نمبر محکمہ مال 1093۔

اس وقت خاکسار بطور معلم وقف جدید خدمت بجا لا رہا ہے۔ جہاں سے مجھے -/1000 روپے ماہوار ملتے ہیں جس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت مورخہ 1.3.03 سے نافذ العمل کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال اختر چیمہ	عبدالکریم	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15237

میں شبیر احمد یعقوب ولد مکرم لعل احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.4.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ محترم والد صاحب حیات ہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کرتا ہوں اور اس وقت میری تنخواہ -/2428 روپے ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.5.03 سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	شبیر احمد یعقوب	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15238:

میں مظہر احمد مبلغ سلسلہ ولد اکمل احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان (حال آرہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ والد صاحب کا ایک مکان بمقام کرڈاپلی واقع ہے۔ اسمیں ہم چار بھائی حصہ دار ہیں جب بھی حصہ ملے گا مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گا۔

اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت وقف جدید انجمن احمدیہ ماہوار -/2745 روپے مع الاؤنس ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	مظہر احمد	شاہ محمد رفیع احمد

وصیت نمبر 15239

میں رفیقہ ابراہیم زوجہ مکرم ایم ابراہیم کٹی صاحب قوم ہندوستانی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 8.3.98 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔

ایک مکان رہائشی معہ زمین ساڑھے آٹھ سینٹ نمبر 93/3 مکان نمبر KP-5/66۔ زمین 28 سینٹ نمبر 188/1/173 و 188/1/97 کل قیمت -/265000 تفصیل زیورات۔ کنگن 2 عدد 16 گرام۔ انگوٹھی 2 عدد 4 گرام۔ کان کی بالی 2 عدد 8 گرام۔ ہار ایک عدد 12 گرام۔ کل وزن 40 گرام۔ حق مہر -/301 روپے وصول شدہ قبل از بیعت۔ قیمت زیورات اندازاً -/20,000

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے خورونوش ماہانہ -/500 پر تازیست حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد | الامۃ | گواہ شد
ایم ابراہیم کٹی | رفیقہ ابراہیم | محمد انور احمد

وصیت نمبر 15240

میں ایم ابراہیم کٹی ولد مکرم محی الدین کنجو صاحب قوم ہندوستانی پیشہ ملازمت عمر 51 سال تاریخ بیعت 28.2.88 ساکن ماتھرا۔ ڈاکخانہ ماتھرا۔ ضلع کولون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔ اراضی ساڑھے دس سینٹ خسرہ نمبر 188/1/973 قیمت اندازا -/35000 روپے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ رہائشی مکان اہلیہ کی ملکیت ہے وہ بھی وصیت کر رہی ہے۔ خاکسار اسکول ٹیچر ہے ماہوار آمد -/5500 روپے ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد | العبد | گواہ شد
محمد انور احمد | ابراہیم کٹی | ایم عبد السلیم

وصیت نمبر 15241

میں رابعہ راشدہ بنت مکرم محمد عبد الحق صاحب قوم شیخ پیشہ طالبہ عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد ایک انگوٹھی طلائی جس کی قیمت -/500 روپے ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ خورونوش مبلغ -/300 روپے حصہ آمد ادا کروں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد و جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ 1.3.03 سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد | الامۃ | گواہ شد
محمد عبد الحق | رابعہ راشدہ | انور احمد

وصیت نمبر 15242

میں قاضی طارق احمد ولد قاضی ابو الہاشم صاحب قوم قاضی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بسنت پور ڈاکخانہ چندنگر ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.10.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب بحیات ہیں خاکسار اسوقت جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہے۔ اپنے جیب خرچ مبلغ -/300 روپے ماہوار پر حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر آئندہ بھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.10.02 سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد | العبد | گواہ شد
محمد انور قادیان | قاضی طارق احمد | نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15243

میں منیر احمد خان مبلغ سلسلہ ولد مکرم جمعہ خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان (حال یمنا نگر) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد غیر منقولہ ہے۔ زمین ذاتی ۲۰ مرلے ترکھانہ والی میں ہے۔ زرعی زمین قریباً چار ایکڑ مشترکہ تین بھائی اور تین بہنیں ہیں جسکی تقسیم جب بھی عمل میں آئے گی اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دوں گا۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار کا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مبلغ 3092 روپے معہ الاؤنس تنخواہ ملتی ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست

اپنی آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	منیر احمد خان	منیر احمد خادم

وصیت نمبر 15244

میں ایم علی کنجو ولد مکرم ایم محمد کنجو صاحب قوم احمدی پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 38 سال پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.12.02 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ تاہم اپنی زندگی میں اگر کبھی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میں بطور مبلغ سلسلہ کام کررہا ہوں اور مجھے ماہوار -/3140 روپے تنخواہ مع الاونس ملتا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اسکا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

میری وصیت 1/1/03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
پی عبدالناصر	ایم علی کنجو	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15245

میں نصیرہ آفتاب زوجہ آفتاب احمد خان قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ کالکاجی ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31.2.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک عدد سیٹ سونے کا 26.580 گرام قیمت -/10550 ایک عدد چین سونے کی 15.330 گرام قیمت -/6953 ایک عدد بالی سیٹ سونے کی 5.370 گرام قیمت -/2435 چار عدد انگوٹھیاں سونے کی 11.000 گرام قیمت -/4680 ایک عدد لچھا سونے کا 3.000 گرام قیمت -/1280 دو عدد چوڑیاں سونے کی 18.200 گرام قیمت -/7740 تین عدد کوکے ناک کے سونے کے قیمت -/300 دو عدد پائل چاندی کے 118.450 گرام قیمت -/415 دو عدد سیٹ چاندی 40.040 قیمت -/220 کل قیمت -/34573

اس کے علاوہ خاکسارہ بچوں کو ٹیوشن دیکر ایک ہزار روپے ماہانہ آمد کرتی ہے اس کا بھی حصہ آمد 1/10 حصہ ادا کرتی رہوں گی آئندہ اگر میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بناؤں تو اسکی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی ایسی جائیداد ہو جس کا حصہ جائیداد ادا نہ کیا گیا ہو تو اس جائیداد کے بھی 1/10 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میری وصیت تاریخ وصیت سے نافذ سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
برہان احمد ظفر	نصیرہ آفتاب	عبداللطیف سندھی

دُعائے مغفرت

افسوس صد افسوس کہ خاکسار کی پیاری والدہ محترمہ مسرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب ملکانہ مرحوم بقضائے الٰہی مؤرخہ ۲۶ رجون ۲۰۰۳ء صبح آٹھ بجے معمولی بیماری کے بعد مولائے حقیقی کو جاملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۲۷ رجون ۱۱ بجے دوپہر بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ ۵۴ برس کی تھیں۔ نہایت دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، زندہ دل، مہمان نواز، تقویٰ شعار تھیں۔ آخری عمر تک قناعت اور پرہیزگاری سے زندگی بسر کی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے مکرم محمود احمد صاحب ملکانہ اور خاکسار رضوان احمد ملکانہ اور ایک لڑکی اہلیہ مکرم فیاض احمد صاحب قادیان سوگوار چھوڑے ہیں۔ دونوں لڑکے اس وقت صدر انجمن احمدیہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

پسماندگان کے صبر جمیل کے لیے مرحومہ کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب کے لیے قارئین مشکوٰۃ سے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار رضوان احمد ملکانہ، کارکن دفتر وقفِ جدید قادیان)

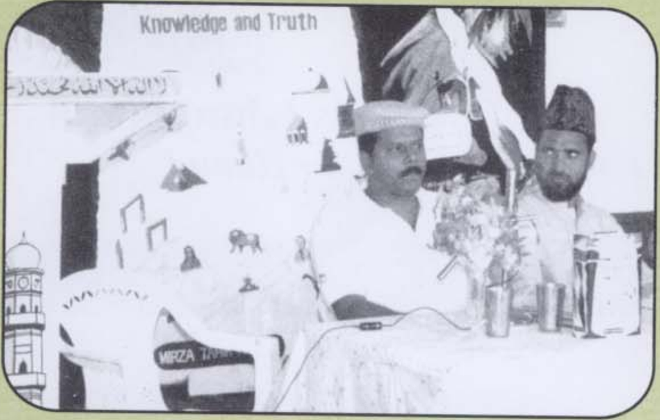

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب... Revelation پر 29 جون کو چنتہ منہ میں منعقدہ سیمنار کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مکرم عطاء الٰہی احسن غوری، سٹیج پر مکرم ذاکر رام لو صاحب ہیڈ ماسٹر (بطور مہمان) مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بجنی مبلغ سلسلہ مقیم حیدرآباد، مکرم عظمۃ اللہ صاحب غوری قائد صوبائی آندھرا پردیش نظر آرہے ہیں۔

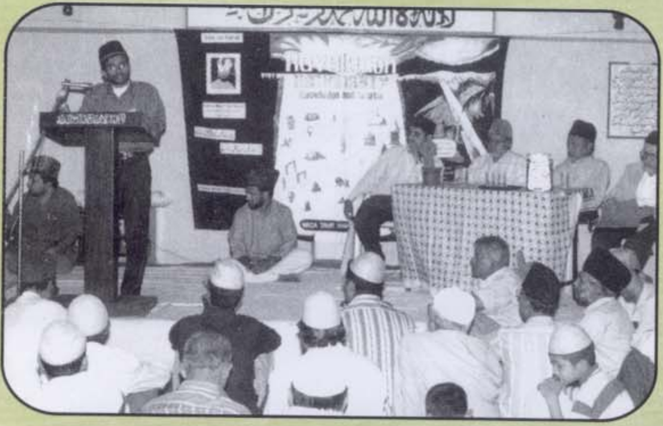

کتاب... Revelation پر حیدرآباد میں 22 جون 2003ء کو منعقدہ سیمنار میں تقریر کرتے ہوئے مکرم صمد احمد صاحب غوری۔ یہ سیمنار محترم امیر صاحب حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا تھی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا اور محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔

سیمنار سے خطاب کرتے ہوئے مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

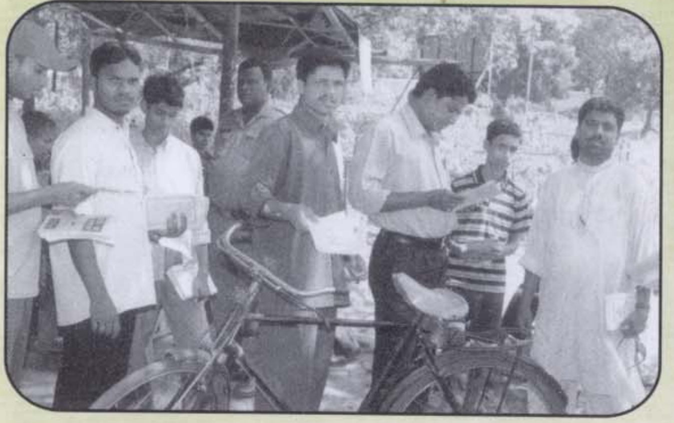

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ موتی بنی مائنز ایک تبلیغی مہم کے دوران تبلیغی پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے

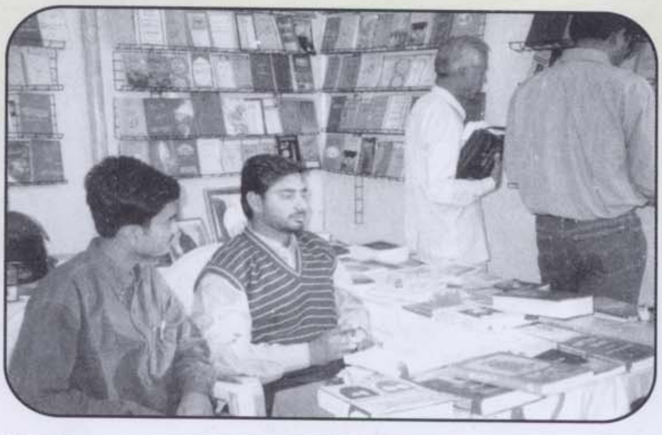

مجلس خدام الاحمدیہ جے پور کے زیر اہتمام منعقدہ بک سٹال، جس کی نگرانی کرتے ہوئے مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ۔

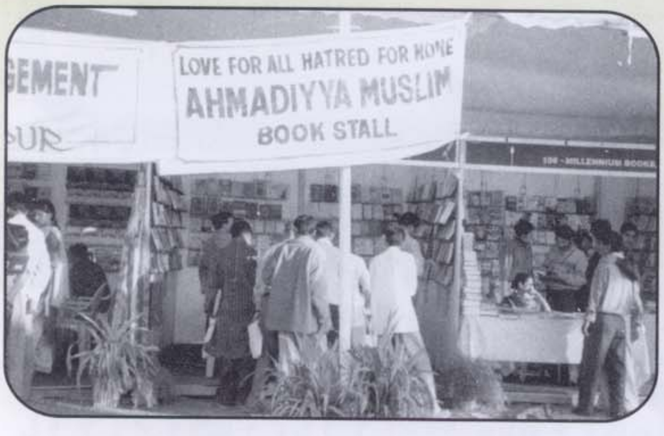

اس بک اسٹال کا ایک اور منظر۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ جے پور مہمانوں کو جماعت کا تعارف کروا رہے ہیں۔

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2003

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-220139 (R) 222232
Fax: 220105

Vol. NO.22 August 2003 No. 8

جس قدر کوئی قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے۔ اہل بیت زیادہ مؤاخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں وہ قابل مؤاخذہ نہیں لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوس کی طرح تمہارے حرکات و سکنات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ جب مسیح کے ساتھی صحابہؓ کے ہمدوش ہونے لگے ہیں تو کیا آپ ویسے ہیں۔ جب آپ لوگ ویسے نہیں تو قابلِ گرفت ہیں۔ گو یہ ابتدائی حالت ہے لیکن موت کا کیا اعتبار ہے۔ موت ایک ایسا ناگزیر امر ہے جو ہر ایک شخص کو پیش آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو پھر آپ کیوں غافل ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا تو یہ امر دوسرا ہے لیکن جب آپ میرے پاس آئے، میرا دعویٰ قبول کیا اور مجھے مسیح مانا تو گویا منؔ وجہِ آپ نے صحابہ کرامؓ کے ہمدوش ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ تو کیا صحابہ نے کبھی صدق و وفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا۔ ان میں کوئی کسل تھا۔ کیا وہ دل آزار تھے۔ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے؟ بلکہ ان میں پرلے درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے۔ کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 44,45)

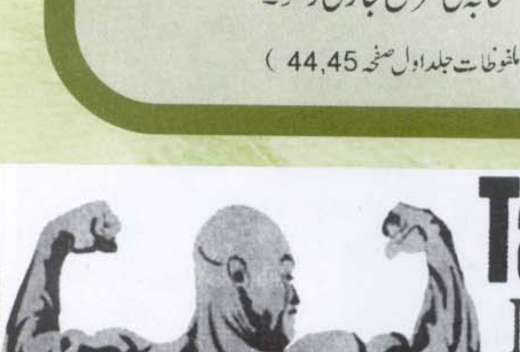

Tara's Dynamic Body grow

India's No.1 Weight Gainer for All

Weight Gain & Weight Lose باڈی گرو کھاؤ، باڈی بناؤ

WHOELSALE & RETAIL AVAILABLE AT: **BODY GROW GYM**

Santosh Complex, Beside Yadagiri 70mm, Santosh Nagar

M.A. Saleem, Hydrabad (A.P.) Ph. 040-24532488, (Gym) 24443036 (R), Cell-6521162